الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یا حبیب اللہ

ماہنامہ

آواز اہلسنت

اردو / English

گجرات پاکستان

زیر سرپرستی
پیشوائے اہلسنت و استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین At "www.ahlesunnat.info" ☆ جنوری 2006ء

گستاخانِ رسول کو لگام نہ دی گئی تو عاشقانِ رسول غازی علم الدین کا کردار ادا کرینگے
نعرہ یا رسول اللہ کیخلاف ہرزہ سرائی کرنے والے دیوبندیت کو مناظرہ کا چیلنج کرتا ہوں
ناصر باغ لاہور میں ہزارہا غلامانِ رسول سے پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری کا خطاب

درس قرآن

درس حدیث

امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور سبائی فتنہ

ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام

خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

Teaching of Islam

شہادتِ حضرت عثمان کے وقت نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم کہو تو میں اللہ سے دعا کروں کہ وہ تمہاری مدد فرمائے اور اگر چاہو تو ہمارے ساتھ افطار کرو

دانش حجاز

سچی حکایات

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دارالافتاء اہلسنت

حاضری گنبد خضریٰ قرآن و احادیث کی روشنی میں!

صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ختم چہلم اختتام پذیر، تعزیت کیلئے ملکی وغیر ملکی شخصیات کی نیک آباد آمد، کروڑوں اوراد ووظائف کا تحفہ مرحوم کو ایصال ثواب کیا گیا

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں (القرآن)

خبرنامہ

پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری کے صاحبزادے مولانا قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا ختم چہلم اختتام پذیر

اندرون و بیرونی ممالک سے علماء کی ایک بڑی جماعت کے علاوہ ملک بھر سے ہزاروں حضرات وخواتین نے بڑی عقیدت کیساتھ شرکت کی

استاذ العلماء علامہ نور حسین نقشبندی، خطیب پاکستان سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی، مبلغ اسلام سید فدا حسین شاہ حافظ آبادی

پیر طریقت سید مراد حسین شاہ سجادہ نشین درگاہ چشتیہ وہاڑی، خطیب العصر مولانا مشتاق احمد سلطانی، علامہ سلیم اللہ تابانی، قائد طلبہ قاضی عتیق الرحمٰن

فخر القراء قاری علی اکبر نعیمی، مولانا قاضی امیر حسین گولڑوی، صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری اور علامہ ابوتراب بلوچ نے خطابات کئے

علماء نے قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کو انکے تقویٰ و پرہیزگاری، اخلاص وللّٰہیت، مہمان نوازی، اور شاندار دینی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا

مقررین نے خانقاہ قادریہ عالیہ کی اعلیٰ دینی، روحانی اور علمی خدمات پر سجادہ نشین پیر محمد افضل قادری کے اعلیٰ کردار کی بے حد تعریف کی، مقررین نے زور دیا کہ تمام سجادہ نشین حضرات کو خانقاہوں میں نیک آباد شریف کی طرح تعلیم و تربیت کا شاندار انتظام کرنا چاہئے۔ علماء نے کہا: جامع مسجد عیدگاہ نیک آباد اور اسکے مین گیٹ، دروازے و کھڑکیوں کی الومونیم اور گرین شیشہ سے تیاری، جامعہ قادریہ عالیہ کے غوث اعظم بلاک کی تکمیل، شریعت کالج طالبات اور اسکے سیدہ آمنہ بلاک و باب غوث اعظم کی تکمیل اور قرآن محل و مزرات کی تعمیرات و دیگر کارنامے پیر محمد افضل قادری صاحب کی دین سے محبت اور اسلامی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ختم چہلم میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت کی سرپرستی میں ملک کے اندر بڑھتی ہوئی فحاشی و بے حیائی پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا اور حکمرانوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے آپکو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچائیں اور حدود اللہ پھلانگنے سے باز رہیں اور مملکت خداداد پاکستان میں نظام مصطفیٰ کا نفاذ کر کے سعادات دارین حاصل کریں۔

پیر صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں: چوہدری پرویز الٰہی وزیر اعلیٰ پنجاب

سنی علماء و مشائخ نے پاکستان بنانے میں مسلم لیگ کی سرپرستی کی تھی، اب بھی علماء و مشائخ پاکستان کے استحکام و ترقی کیلئے اپنا کردار پیش کریں

علماء دین کا مقام بہت اونچا ہے کیونکہ دین اسلام علماء کرام کی وجہ سے زندہ ہے اور علماء کی وجہ سے لوگ اسلام کی تعلیمات سے آگاہ ہوتے ہیں

پیر صاحب کے شاگرد اور شاگردوں کے شاگرد پوری دنیا میں اسلام کی شاندار خدمات انجام دے رہے ہیں، گجرات کو اس پر فخر ہے: وزیر اعلیٰ

جامعہ قادریہ عالیہ میں 550 طالبات اور 250 طلبہ کیلئے فری خوراک فری رہائش اور فری تعلیم کیساتھ ساتھ کمپیوٹر اور جدید تعلیم کا انتظام کرنے پر ادارہ کے سربراہ پیر محمد افضل قادری اور انکے رفقاء کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں، اندرون و بیرون ملک 250 برانچیں عظیم دینی کارنامہ ہے

وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے نیک آباد میں عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری کے بیٹے مولانا قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ خوانی کے بعد ان خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ضلع گجرات کے سینکڑوں علماء و مشائخ اور جامعہ قادریہ عالیہ کے اساتذہ و طلبہ کے علاوہ گجرات انتظامیہ کے اعلیٰ افسران اور معززین شہر بھی موجود تھے۔

پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے کردار ادا کر کے دنیا و آخرت کی سعادات سے بہرہ ور ہوں: پیر صاحب کا وزیر اعلیٰ سے مطالبہ

پیر محمد افضل قادری صاحب کا دورہ مظفر آباد باغ و مانسہرہ، 70 متاثرہ مساجد، مدارس و علما کی نقد مالی امداد کی

عالمی تنظیم اہل سنت کے مرکزی امیر حضرت پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ نے مظفر آباد باغ اور مانسہرہ کے زلزلہ زدہ علاقوں کا دورہ کیا، کشمیر کے 34 دینی مدارس اور مانسہرہ و بٹ گرام صوبہ سرحد کے 21 دینی مدارس میں پانچ ہزار روپے سے بیس ہزار روپے تک ابتدائی امداد تقسیم کی جبکہ پندرہ مستحق اساتذہ و امام مسجدوں کی مالی امداد بھی کی۔ اس موقع پر جامعہ برکاتیہ مظفر آباد میں آزاد کشمیر کے علماء و مشائخ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے زور دیا کہ وہ مساجد اور مدارس کی بحالی کیلئے ہر ممکن کوشش کریں اور عبادت اور دینی تعلیم کے نظام کو ہر حال میں بحال کریں۔ کشمیر اور سرحد کے علماء و مشائخ نے زلزلہ میں شہید ہونے والی سینکڑوں مساجد و مدارس کی تعمیر نو اور عارضی شیلٹرز کیلئے فوری امداد کی اپیل کی جسکے جواب میں پیر صاحب نے مساجد اور مدارس کی تعمیر نو اور عارضی شیلٹروں اور ایک سال کیلئے اساتذہ و امام مسجدوں کی تنخواہوں کیلئے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی اور اس کیلئے ایک ایکشن کمیٹی فوری طور پر قائم کر دی۔ پیر محمد افضل قادری صاحب نے کہا: چونکہ مساجد اور دینی مدارس کی بحالی و تعمیر حکومت کے پروگرام میں شامل نہیں لہٰذا مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے کہ وہ زلزلہ زدہ علاقہ جات کے اس اہم کام کیلئے اپنا کردار پیش فرمائیں اور اس سلسلہ میں عالمی تنظیم اہلسنت سے رابطہ کریں۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ

اردو / English

آواز اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ذوالحج 1426ھ
جنوری 2006ء

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں: صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ و یورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: راحیل رؤف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 402-053-3521401 فیکس: 3511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

maktabah.org

حمد

باری تعالیٰ

خدائے کون ومکاں سب کا پاسباں تو ہے
کریم ورازق وخلاقِ انس وجاں تو ہے

روش روش ترے حسن وجمال سے روشن
چمن میں رنگ، گل ولالہ سے عیاں تو ہے

جلی ہے شان تری، ہے خفی ترا اعجاز
جہاں میں برتر از اندیشہ وگماں تو ہے

عجیب ہے تیرے جمال وجلال کا عالم
ہر ایک موج میں ہر برق میں رواں تو ہے

خدائے پاک کی تعریف میں ہے حرف سخن
نصیؔر آج خود اپنے پہ مہرباں تو ہے

نعت

رسول مقبول ﷺ

ہو سامنے روزے کی جالی وہ دن وہ مہینہ آجائے
یا قلب مدینے جا پہنچے یا دل میں مدینہ آجائے

ہو جائیں ہمارے دل روشن چہرے ہوں ہمارے نورانی
اس نور کے سینے کا جلوہ جب سینہ بہ سینہ آجائے

سرکار بلائیں ہم جائیں پھر اپنا نصیبہ کھل جائے
جھک جائیں عقیدت کی نظریں جب سامنے روضہ آجائے

نہ مال وزر کی خواہش ہے نہ حاجت دنیا ہے مجھ کو
بس سامنے میری نظروں کے سلطان مدینہ آجائے

احساؔن کی بگڑی بن جائے مشکل نہ رہے غم نہ رہے
رحمت کا اشارہ ہو جائے رحمت کا قرینہ آجائے

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ **جامعہ قادریہ عالمیہ** نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

شعبہ طلباء

☆ مسافر طلبہ کی تعداد 250 کے قریب ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحقین کیلئے علاج فری ہے

☆ اس شعبہ میں 15 اساتذہ سمیت تقریباً 30 افراد پر مشتمل عملہ بڑی جانفشانی سے خدمت اسلام میں مصروف ہے۔

☆ فارغ التحصیل فضلاء اندرون وبیرون ملک شاندار دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ ahlesunnat.info ویب سائٹ جو کہ عربی انگلش اردو 3 زبانوں پر مشتمل ہے، قائم ہو چکی ہے۔

☆ اس ویب سائٹ سے دیار غیر کے مسلمان بھی مستفید ہوتے ہیں، اور قرآن پاک اور اسکے تراجم اور دیگر دینی علوم سے مستفید ہو سکتے ہیں

☆ دنیا بھر سے بذریعہ ای میل ودیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات وفتاویٰ جات بھی جاری کیے جاتے ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی واسلامیات (جس میں قرآن مجید، حدیث شریف، تفسیر، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، صرف ونحو وادب عربی، اور منطق وفلسفہ وعلم المعانی والبیان، علم التجوید والقرأت کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش وسائنس بھی شامل ہیں، کی تعلیم دی جاتی ہے)۔

☆ حفظ قرآن، تجوید وقرأت وخطابت، فاضل عربی، دورۂ میراث، اسلامی تربیتی کورسز، معلمین ومعلمات کی تربیت کے شعبے بھی موجود ہیں

☆ شعبہ تحقیق، شعبہ نشر واشاعت اور دیگر کئی ایک شعبوں میں تسلسل کے ساتھ کام جاری ہے ☆ جدید ترین P4 کمپیوٹرز کی تعلیم بھی دی جاتی ہے

شعبہ طالبات

☆ مسافر طالبات کی تعداد 550 ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحق طالبات کیلئے علاج فری ہے

☆ شعبہ طالبات ''شریعت کالج طالبات'' کی پرنسپل محترمہ ر۔ک قادری صاحبہ ہیں اور معلمات وناظمات ودیگر عملہ کی تعداد 50 ہے۔

☆ کورس کی تکمیل کرنے والی خواتین ہر علاقہ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی شاندار علمی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی واسلامیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ فاضل عربی، اسلامی تربیتی کورسز، اور معلمین ومعلمات کی تربیت اور دیگر شعبوں میں کام جاری ہے۔

☆ انگلش وغیرہ کی تعلیم بھی موجود ہے۔ ☆ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

شاخیں: ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور اسکے شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' کی برانچیں 250 سے زائد ہیں، جو بیرونی ممالک میں بھی موجود ہیں

تعمیرات

☆ ...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' کا عظیم الشان ''غوث اعظم بلاک'' مکمل ہو گیا ہے۔ رہائش کی تنگی کے پیش نظر ایک اور عظیم الشان 3 منزلہ بلاک کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ ☆ ...... ''شریعت کالج طالبات'' کی تعمیرات نقشہ کے مطابق مکمل ہو گئی ہیں، رہائش کی سخت تنگی کے پیش نظر مزید توسیع کی فوری ضرورت ہے، جس کیلئے اراضی خرید لی گئی ہے۔ ☆ ...... ''جامع مسجد عیدگاہ، تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔

☆ ...... شہر گجرات میں اشد ضرورت کے پیش نظر کچہری چوک سے متصل چوہدری ظہور الٰہی سٹیڈیم کے مین گیٹ کے سامنے ایک انتہائی قیمتی قطعہ اراضی حاصل کر کے ''جامعہ سیدنا علی (برائے طلبہ وطالبات)'' کی عظیم الشان 3 منزلہ عمارت اور ''جامع مسجد ختم نبوت'' کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت 15 ملین روپے سے زائد ہے۔ ☆ جامعہ قادریہ عالمیہ کے بالمقابل بائی پاس روڈ گجرات پر ایک نیا رہائشی بلاک، ایک مسجد مسافراں، باب غوث اعظم، اور انٹرنیشنل مکتبہ اہلسنت کی تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ☆ ...... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

احباب سے اپیل ہے کہ ان عظیم الشان دینی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے پرخلوص دعائیں فرمائیں اور اس عظیم دینی خدمت اور صدقہ جاریہ میں اخلاقی ومالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

بینک اکاؤنٹ نمبر 8090-2
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری
مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات سرپرست: مساجد ومدارس کثیرہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیب!!!

عنوان	مصنف	صفحہ
ٹائٹل	جنوری 2006ء	1
ترتیب	نیوز ایڈیٹر	2
ادارتی صفحہ	ماہنامہ "آوازِ اہل سنت"	3
حمد و نعت	پیشکش: "قادری نعت کونسل"	4
تعارف: جامعہ قادریہ عالیہ و شریعت کالج طالبات ...	ادارہ	5
اداریہ	=	7
درسِ قرآن	پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری	8
درسِ حدیث	=	19
آوازِ قائد اہلسنت	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	23
دانش کدہ	جناب محمد دین سیالوی بہاولپوری	27
حضرت عمر فاروق	مولانا غلام مرتضیٰ ساقی	30
سچی حکایت	سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب	35
ارشاداتِ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ...	انتخاب: پروفیسر بشیر احمد مرزا	37
Teachings of Islam (English اردو) ...	Allama Sajid ul Hashemi	41
ترانہ "عالمی تنظیم اہل سنت"	از قلم: پروفیسر فیضان رسول فیضان	42
خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر علامہ محمد ابو تراب بلوچ	43

ماہنامہ "آوازِ اہل سنت" میں موجود تحریریں جید علماء دین و مفتیانِ اسلام کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتی ہیں فسبحان اللہ عما یصفون!

marfat.com

باڑہ میں دہشت گردی کون کرا رہا ہے؟

اداریہ

پشاور کے قریب باڑہ کے علاقہ میں مولوی منیر شاکر نامی ایک شخص جس کا تعلق دیوبندی (پنج پیری) فرقہ سے ہے، غیر قانونی ریڈیو ایف ایم کے ذریعے انتہائی دل آزار تقریریں کر رہا ہے۔ اس شخص نے دیگر مفسدانہ فتوؤں کے علاوہ ایک فتوی یہ بھی دیا ہے کہ ''یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا شرک ہے اور زنا سے بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا یا رسول اللہ کا نعرہ لگانے والے باڑہ سے نکل جائیں ورنہ ان مشرکوں پر گرنیڈ چلا کر انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔'' **العیاذ باللہ من ذالک!**

نیز پتہ چلا ہے کہ یہ دہشت گرد مولوی منیر شاکر ایک سپاہ تیار کر رہا ہے اور اس سپاہ کو سواد اعظم اہلسنت کے کچلنے پر برانگیختہ کر رہا ہے اور اس سلسلہ میں بڑے مسلح اجتماعات کر کے سواد اعظم اہلسنت کو کھلی دھمکیاں دے رہا ہے۔ جبکہ فوج اور وفاقی حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی موثر اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کے ذہنوں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔

جبکہ نعرہ رسالت یا رسول اللہ سنت صحابہ سے ثابت ہے۔ صحیح مسلم، اور مسند ابویعلیٰ میں ہے کہ ہجرت مدینہ کے موقع پر جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے:

''فصعد الرجال والنساء فوق البیوت و تفرق الغلمان والخدم فی الطرق ینادون یامحمد یارسول اللّٰہ''

ترجمہ: ''مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے اور لڑکے اور خدام راستوں میں پھیل گئے اور وہ یا محمد! یا رسول اللہ! پکار رہے تھے۔''

حوالہ: ''صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب فی حدیث الهجرة، جلد: 2، حدیث: 5329.

حوالہ: ''مسند ابویعلی، مسند ابوبکر، جز نمبر صفحه نمبر 107، حدیث نمبر 116.

اسی طرح نماز کے اندر ''**السلام علیک ایھا النبی**'' پوری دنیا کے مسلمانوں کیلئے مشروع ہے اور صحابہ کرام سے لے کر آج تک دنیا بھر کے مسلمان دنیا بھر سے نبی اکرم ﷺ کو دور سے پکار کر نماز میں سلام عرض کرتے ہیں۔

مولوی منیر شاکر کے فتویٰ کے مطابق خیر القرون سے لے کر آج تک روئے زمین کے مسلمان زنا سے بڑا گناہ کر رہے ہیں۔ **العیاذ باللہ من ذالک!**

ہم حکومت پاکستان سے نہایت اخلاص کے ساتھ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس گستاخ رسول مولوی کے خلاف 295/C کے تحت مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔ اس کے غیر قانونی ریڈیو ایف ایم کو ضبط کیا جائے۔ اس کی سپاہ کی بلا تاخیر سرکوبی کی جائے اور جو قوتیں اس کی پشت پناہی کر رہی ہیں، کسی فوجی ایجنسی کے ذریعے تحقیقات کر کے ایسی ملک دشمن قوتوں کے خلاف سخت ترین کاروائی کی جائے!!!

بصورت دیگر بہت جلد سنی وہابی فسادات پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لینگے اور وطن عزیز کا امن و امان تباہ ہو جائیگا، جسکی ذمہ داری نہ صرف مولوی منیر شاکر پر ہو گی بلکہ فوج اور حکومت بھی اس صورتحال کی ذمہ دار ہو گی!

وما علینا الا البلاغ المبین!

marfat.com

درس قرآن

جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام

پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

''واذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن ۔ قال انی جاعلک للناس اماما ۔ قال و من ذریتی ۔ قال لا ینال عهدی الظالمین '' (1)

ترجمہ: ''اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں، فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں، عرض کی اور میری اولاد سے، فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔''

(ترجمہ کنز الایمان، از امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

آیت مبارکہ کے تحت تفسیری فوائد بیان کرنے سے پہلے خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر سوانح حیات اور آپ کی سیرت طیبہ پر نہایت اختصار کے ساتھ روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

آپ کا نسب اس طرح ہے:

ابراہیم علیہ السلام ابن تارخ ابن ناحور ابن شاروغ ابن ارغو ابن فالغ ابن عابر ابن شالخ ابن ارفخشذ ابن سام ابن نوح علیہ السلام ابن لمک ابن متوشخ ابن ادریس علیہ السلام ابن یارد ابن مہلائیل ابن قینان ابن انوش ابن شیث علیہ السلام ابن آدم علیہ السلام۔ (2)

مشرک آذر آپ کا چچا تھا:

قرآن مجید میں ہے:

''واذا قال ابراهیم لابیه آذر اتتخذ اصناما الهة انی ارک و قومک فی ضلال مبین۔'' (3)

ترجمہ: ''اور (اے محبوب ﷺ یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ آذر سے کہا: کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو؟ بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔''

اس آیت سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ مشرک آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد تھا لیکن تحقیق اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا اور وہ موحد (توحید پرست مسلمان) تھے اور مشرک آذر آپ کا چچا تھا۔

حوالہ 1: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 124۔

حوالہ 2: ''تاریخ ابن عساکر''۔

حوالہ 3: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 7، سورہ انعام، آیت نمبر 74۔

marfat.com

☆ حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں:

''جمھور علماء نسب بشمول حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سب اس پر متفق ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا، اور اہل کتاب بھی تارخ بتاتے ہیں۔'' (4)

مشرک آذر کے چچا ہونے اور ابراہیم علیہ السلام کے والد تارخ ہونے کی مضبوط ترین اور ناقابل تردید دلیل یہ حقائق ہیں:

☆ امام ابن المنذر نے اپنی تفسیر میں صحیح سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود ٹھنڈی ہو گئی تو آذر نے کہا میری وجہ سے ان سے عذاب دور کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آگ کی ایک چنگاری بھیجی جو آذر کے پیر پر لگی اور آذر کو جلا دیا۔

☆ امام ابن ابی حاتم نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آذر کیلئے استغفار کرتے تھے اور جب وہ مر گیا تو ان کو معلوم ہو گیا کہ یہ اللہ کا دشمن ہے تو آپ نے اس کے بعد اس کیلئے استغفار نہیں کی۔

☆ اس آگ والے واقعہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر 37 سال تھی۔ (5)

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت فرمائی اور حران چلے گئے، پھر اردن تشریف لے گئے، پھر مصر چلے گئے، پھر شام کی طرف لوٹے اور پھر آخر کار فلسطین میں قیام پذیر ہوئے اور یہاں امام ابن سعد کے مطابق 90 سال کی عمر میں آپ کے ہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو پھر آپ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو خانہ کعبہ کے پاس جہاں اس وقت جنگل تھا چھوڑ دیا اور دعاء کی:

''ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم.'' (6)

ترجمہ: ''اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس۔''

اور پھر اس کے بعد یہ دعا کی:

''ربنا اغفرلی والوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب.'' (7)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔''

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے چچا آذر کی وفات اور اس سے مکمل بیزاری کا اعلان کرنے کے 53 سال بعد اپنے والدین کی مغفرت کی دعاء کر رہے ہیں اور والدی پر مومنین کا عطف ڈال کر سب کیلئے مغفرت کی دعاء کر رہے ہیں۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ آپ کے والد ''مشرک آذر'' کے علاوہ اور شخص تھے اور وہ پکے موحد تھے۔ جن کیلئے آپ نے دعاء

حوالہ 4: ''البدایہ و النہایہ'' جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 142. حوالہ 5: ''طبقات ابن سعد''.

حوالہ 6: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 13، سورہ ابراہیم، آیت نمبر 37.

حوالہ 7: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 13، سورہ ابراہیم، آیت نمبر 41.

marfat.com

فرمائی اور اس دعاء کو قیامت تک نماز میں مشروع و مسنون بھی کر دیا گیا۔

☆ مشرک آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد نہ تھا دیگر دلائل کے علاوہ یہ حدیث نبوی بھی اس پر قوی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''لم ازل انقل من اصلاب الطاهرين الى ارحام الطاهرات.'' (دلائل النبوۃ)

ترجمہ: ''یعنی ہمیشہ سے مجھے پاک باپوں کی پشتوں سے پاک ماؤں کے رحموں میں منتقل کیا گیا۔''

ظاہر ہے آذر مشرک تھا اور

''انما المشركون نجس.'' (8)

کے تحت وہ نجس تھا لہٰذا وہ طاہرین میں سے نہ تھا جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ماجد سمیت نبی اکرم ﷺ کے تمام آباء کرام حدیث کی رو سے طاہرین (پاکبازوں) میں سے تھے

☆ رہا یہ سوال کہ آیت بالا ''واذ قال ابراهيم لابيه آذر'' میں مشرک آذر کو حضرت ابراہیم کا اب (باپ) کہا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کلام عرب میں اب (باپ) کا اطلاق والد کی طرح چچا پر بھی کیا جاتا ہے

سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 133 میں حضرت اسمٰعیل کو اولاد یعقوب کا باپ فرمایا گیا حالانکہ وہ ان کے چچا تھے۔

اور حدیث پاک میں بھی ہے:

''ردوا على ابى عباس.'' (9)

ترجمہ: ''میرے باپ (عباس) کو میرے پاس لاؤ''

اس حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا عباس کو اب (باپ) قرار دیا ہے۔ لہٰذا آیت مبارکہ میں لابیہ آذر سے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا آذر مراد ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا اجمالی خاکہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے تقریباً 3337 سال بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے 2160 سال قبل عراق کے قدیم تاریخی شہر بابل کے نواح (توریت کے مطابق اُور، بعض نے کوثی، الورقاء اور سوس وغیرہا بتایا ہے) میں ہوئی، اس وقت نمرود املیس کی دنیا بھر میں حکومت تھی۔ ہر طرف کفر و شرک کا دور دورہ تھا۔ آپ کا چچا آذر شاہی خاندان کا مقرب اور بت پرست، بت گر اور بت فروش تھا۔ لوگ نمرود کی پرستش کرتے تھے اس کے علاوہ چاند سورج ستاروں اور بتوں کی پوجا پاٹ بھی عام تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا سمیت دنیا بھر کے مشرکین و کفار کے خلاف علم جہاد بلند فرمایا۔ ایک مرتبہ کفار کے میلے کا دن تھا اور کفار نے بتوں کو خوب خوب سجا کر بت خانہ میں رکھا ہوا تھا۔ تو امام المجاہدین حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ میں تشریف لے گئے اور تمام بتوں کو ریزہ ریزہ کر کے کلہاڑا سب سے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا تا کہ مشرکین بڑے بت کی طرف رجوع کریں اور ان پر بتوں کا عجز واضح ہو۔ (10)

حوالہ 08 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 10، سورہ توبہ، آیت نمبر 28.

حوالہ 09 ''مصنف ابن ابی شیبہ، شرح معانی الآثار طحاوی.

حوالہ 10 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 17، سورہ انبیاء، آیت نمبر 51 یا 72.

marfat.com

آپ نے اپنے چچا، بت پرستوں، ستارہ پرستوں اور مطلق العنان بادشاہ نمرود کے ساتھ مناظرے کرکے بڑے بڑے انوکھے انداز میں استدلال کرکے عقیدہ توحید کی حقانیت واضح فرما کر مشرکین کو مبہوت کردیا۔

تفصیل کیلئے دیکھئے: سورۃ انبیاء، آیت نمبر 51 تا 72۔ سورہ انعام، آیت نمبر 74 تا 83۔ سورہ بقرہ، آیت نمبر 258۔ سورہ شعراء، آیت نمبر 69 تا 89۔

بالآخر نمرود بادشاہ نے آتشکدہ تیار کرکے آپکو آگ میں جلانے کے احکام صادر کردیئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”قلنا یا نار کونی برداً وسلماً علی ابراھیم“

ترجمہ: ”ہم نے فرمایا: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔“ (11)

چنانچہ وہ آتشکدہ آپ کے لئے گلزار بن گیا۔ اس کے بعد آپ نے حران، اردن، مصر، شام اور فلسطین ہجرت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑھاپے میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت اسحٰق علیہ السلام عطا فرمائے جن کی اولاد سے بعد میں تمام انبیاء پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار خدام اور لاتعداد مال مویشی کی صورت میں آپ کو بے پناہ دولت عطا فرمائی اور آپ نے بھی فیاضی اور مہمان نوازی کی حد کردی اور مکارم اخلاق کے اعلیٰ نمونے قائم کئے۔

آپ نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل کو خانہ کعبہ کے پاس آباد کیا جہاں اس وقت بے آب و گیاہ جنگل تھا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے قبیلہ جرہم میں شادی کی اور مکہ مکرمہ شہر آباد ہوا۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کو فلسطین میں آباد کیا۔ جن کی اولاد سے ہزارہا انبیاء کرام مبعوث ہوئے اور پھر بالآخر نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور آپ نے دین ابراہیمی کو بنیاد بنا کر عالمگیر دین اسلام کی تکمیل فرمائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے 175 اور ایک روایت کے مطابق 200 سال عمر پائی اور فلسطین کے الخلیل نامی شہر کی ایک مکفیلہ نامی غار میں مدفون ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پر گنبد کی تعمیر

ڈاکٹر شوقی ابوالخلیل نے اطلس القرآن میں معجم البلدان کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے آپ کی قبر پر قبہ نما چھت تعمیر کی۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ قبور صالحین پر چھت اور قبے تعمیر کرنا سنت انبیاء ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اور آپکے صاحبین حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبور مبارکہ پر بھی دور صحابہ کرام سے لے کر آج تک شاندار قبہ کی تعمیر بار بار کی گئی ہے جس سے قبور صالحین پر قبہ جات کی تعمیر کا جواز صدیوں سے امت مسلمہ اور بالخصوص خیر القرون کے مسلمانوں کے عمل سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

لہٰذا صالحین کی قبور پر قبہ تعمیر کرنا بدعت نہیں بلکہ علماء نجد نے 14 ویں صدی ہجری میں جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں صحابہ کرام اور اہل بیت رسول کے مزارات سے قبہ جات مسمار کرکے کوئی دینی خدمت انجام نہیں دی بلکہ صحابہ و اہل بیت رسول کی قبروں کی بے حرمتی کرکے یہود ونصاریٰ کی رضا حاصل کی ہے۔

حوالہ 11 ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 17، سورہ انبیاء، آیت نمبر 69۔

☆ ''واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن.''

ترجمہ: ''اور جب ابراہیم کو ان کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں۔

(ترجمہ کنز الایمان، از امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

''ابتلی'' بلو یا بلاء سے بنا ہے۔ ابتلی کا معنی ہے آزمائش کی، امتحان لیا وغیرہا۔

اللہ تعالیٰ کبھی مصائب و بلیات کا نزول کر کے امتحان لیتے ہیں، کبھی بندے کو تکلیف و مشقت کے ذریعے آزماتے ہیں اور کبھی انعامات کر کے امتحان لیتے ہیں۔ اور اس طرح بندے کے خلوص، صبر، شکر ایثار اور استقامت وغیرہ شانوں کو دوسرے لوگوں پر واضح فرما کر امتحان میں کامیاب ہونے والے اپنے بندے کے مراتب بلند فرماتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے کہ اسے کسی کی اندرونی حالت کا علم نہ ہو اور وہ امتحان کے ذریعے کسی کی استعداد و قابلیت کو معلوم کرے۔

معتزلہ اور نجدی فکر کے علماء کا خطرناک نظریہ

عقیدہ توحید کے ضمن میں اسلام کا ایک اہم عقیدہ یہ بھی ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے، سب اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی میں ہے اور ہر غیب و شہادت ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کسی چیز کو جانے یا معلوم کرے۔ لیکن فرقہ معتزلہ اور اس دور کے کئی ایک دیوبندی وغیر مقلدین (نام نہاد اہلحدیث) کا عقیدہ ہے کہ امتحان اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اشیاء منکشف ہوں اور جس چیز کا اسے پہلے علم نہ تھا اس کا علم اسے حاصل ہو۔ العیاذ باللہ من ذالک!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وما جعلنا القبلة التی کنت علیها الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیه.'' (12)

کے تحت ترجمہ قرآن کرتے ہوئے مولانا وحید الزمان (اہلحدیث) نے لکھا ہے:

''جس قبلہ پر تو پہلے تھا (یعنی کعبہ) ہم نے اس کو (دوبارہ) مقرر کر دیا اس کی غرض یہ تھی کہ ہم کو یہ بات کھل جائے کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔''

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے اس کا ترجمہ یوں کیا:

''اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے (یعنی بیت المقدس) وہ تو محض اس مصلحت کے لئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون رسول اللہ ﷺ کا اتباع اختیار کرتا ہے اور کون پیچھے ہٹتا ہے۔''

مدرسہ دیوبند کے پرنسپل اور دیوبندیوں کے شیخ الہند نے ترجمہ کیا:

''اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ جس پر تو تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا الٹے پاؤں۔''

یہ ترجمہ سعودی حکومت نے چھاپ کر حجاج اور معتمرین میں خوب تقسیم کیا ہے۔ جس سے واضح ہے کہ علماء نجد اس ترجمہ سے متفق ہیں۔

دیوبندیوں کے پیچ پیری و غلام خانی گروہ کے

حوالہ 12: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 3، سورہ بقرہ، آیت نمبر 143۔

marfat.com

سر خیل مولانا حسین احمد آف واں بھچراں اپنی تفسیر ''بلغۃ الحیران'' صفحہ نمبر 157، 158 پر اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی میں معتزلہ کا نظریہ اور اس نظریہ باطلہ کی تائید اس طرح تحریر کی:

اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولیعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک!

یہ چند مثالیں تھیں ورنہ قرآن مجید میں دیگر متعدد مقامات پر بھی نجدی فکر کے علماء نے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی کی ہے۔

الحمد للہ! اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام عالم الغیب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''عالم الغیب والشہادۃ وھو الحکیم الخبیر.''

ترجمہ: ''ہر غیب و شہادت کو جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خبردار۔'' (13)

غیب کا اطلاق جس طرح چھپی ہوئی اشیاء پر ہوتا ہے اسی طرح جو کچھ ابھی معرض وجود میں نہیں آیا یعنی معدوم ہے اس پر بھی غیب کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا امتحان خود جاننے کیلئے نہیں ہوتا بلکہ دوسرے بندوں پر اپنے کسی بندے کی شان واضح کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے امتحانات کا مختصر تذکرہ:

جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی سخت آزمائشوں سے عبارت ہے۔ آپ نے ہر امتحان میں اللہ تعالیٰ کی محبت و اطاعت کا حق ادا کردیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''فاتمھن.'' (14)

ترجمہ: ''آپ نے تمام کلمات (اوامر و نواہی) کو کماحقہ پورا کردیا۔''

اب ہم ذیل میں آپکے امتحانات کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں

کفر و شرک کا ابطال اور پوری قوم سے ٹکراؤ کا امتحان

آج ایک ارب سے زائد مسلمان کفار سے خائف ہیں، لیکن امام المجاہدین حضرت ابراہیم علیہ السلام تن تنہا اپنے خاندان پوری قوم اور مطلق العنان جابر بادشاہ نمرود کے مقابلے میں ڈٹ گئے اور ہر سطح پر کفر و شرک کی اعلانیہ مخالفت کی۔ کفار پر عقلی دلائل کے ساتھ بھی واضح فرمایا کہ یہ بت سننے، جواب دینے، دیکھنے اور اپنا دفاع کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے یہ خدا کیسے ہوسکتے ہیں۔ آپ کے چچا آذر نے کہا:

''یا ابراھیم لان لم تنتہ لارجمنک.''

ترجمہ: ''اے ابراہیم اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کرکے ہلاک کردوں گا۔'' (15)

نمرود نے آپکو زندہ جلانے کیلئے بہت بڑا آتشکدہ تیار کرایا لیکن پھر بھی آپ کفر و شرک کے ابطال پر ڈٹے رہے۔

حوالہ 13 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 7، سورہ انعام، آیت نمبر 73.

حوالہ 14 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 124.

حوالہ 15 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 16، سورہ مریم، آیت نمبر 46.

marfat.com

اسطرح آپنے امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کے اوامر پر عمل کرنے کا حق ادا فرمایا جس سے مسلمانوں اور بالخصوص علماء و مشائخ کو درس لینا چاہئے!!!

نجدی علماء کا ابراہیم علیہ السلام پر الزام شرک

بابل میں مشرکین کی ایک جماعت ستاروں، چاند اور سورج کی پوجاری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انعام: 77، 78، 79، 80) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ستارہ پرستی کے خلاف شاندار استدلال کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے ستارہ، چاند اور سورج کے پرستاروں کو للکارا اور فرمایا:

''ھذا ربی؟''

ترجمہ: ''اسے میرا رب ٹھہراتے ہو۔''

(ترجمہ کنز الایمان، از امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

اور پھر فرمایا: ''لا احب الافلین.''

ترجمہ: ''میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا''

یعنی ستارے چاند اور سورج طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔ ان میں تبدیلیاں دکھائی دیتی ہیں۔ لہٰذا یہ خود کسی موجد و مدبر کے محتاج نظر آتے ہیں۔ لہٰذا یہ الہ نہیں ہو سکتے۔ پھر فرماتے ہیں:

''یقوم انی بری مما تشرکون. انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین.'' (16)

ترجمہ: ''اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو میں نے اپنا منہ اسکی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔''

(ترجمہ کنز الایمان، از امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

لیکن حیرت ہے نجدی فکر کے علماء نے ''ھذا ربی'' کا ترجمہ استفہام انکاری (اسے میرا رب ٹھہراتے ہو) کی صورت میں کرنے کی بجائے خبر (یہ میرا رب ہے) کے انداز میں کر کے قاطع شرک حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شرک کرنے کا الزام لگایا ہے۔ العیاذ باللہ من ذالک

ھذا ربی کے تحت نجدی علماء کے ترجمے:

...... کہا یہ میرا رب ہے۔

(ترجمہ مودودی بانی جماعت اسلامی)

...... لگے کہنے کہ یہی میرا پروردگار ہے۔

(ترجمہ اہلحدیث شمس العلماء حافظ نذیر احمد دہلوی)

...... یہ میرا پروردگار ہے۔

(ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری)

...... یہ ہے رب میرا۔ (ترجمہ دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن پرنسپل مدرسہ دیوبند مطبوعہ حکومت سعودی عرب)

...... یہ میرا رب ہے۔

(ترجمہ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی)

...... یہ میرا رب ہے۔

(ترجمہ قرآن حکومت سعودی عرب)

نجدی علماء کے ان تراجم سے واضح ہے کہ ستارہ چاند اور سورج کے طلوع سے لے کر غروب ہونے کی مدت تک حضرت ابراہیم مشرک رہے اور اسکے بعد انہوں نے شرک سے بیزاری کا اعلان کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپنے ایک لحہ بھر شرک نہیں کیا اور یہی شان نبوت ہے۔

حوالہ 16: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 7، سورہ انعام، آیت نمبر 78، 79.

marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نجدیوں کے الزام شرک کا رد:

سورہ انعام میں ان آیات سے پہلے والی آیت نمبر 76میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وکذالک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین.''

ترجمہ: ''اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے یں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ ین الیقین والوں میں ہو جائے۔'' (ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت کے بعد ستارہ، چاند اور سورج کا واقعہ ں بیان کیا:

''فلما جن علیہ اللیل''

ترجمہ: ''پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا۔''

یعنی اللہ تعالیٰ نے فا کے ساتھ ستارہ چاند اور ورج کا واقعہ شروع کیا۔ لغت عرب میں فا تعقیب مع وصل کیلئے آتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے حضرت راہیم کو آسمان وزمین کی ملکوت دکھا کر ان کا ایمان عین یقین (ایمان کا اعلیٰ ترین درجہ) تک پہنچایا اور اس کے بعد تارہ چاند اور سورج کے واقعات درپیش آئے۔ لہٰذا ضرت ابراہیم علیہ السلام ان واقعات کے وقت پہلے ہی سے یمان کے اعلیٰ ترین درجے عین الیقین پر فائز تھے تو وہ ستارہ پاند اور سورج کو اپنا رب کہہ کر کس طرح شرک کا تکاب کرسکتے تھے۔

نیز یہ کہ امت کے علماء حتیٰ کہ عصمت انبیاء کے کر فرقہ معتزلہ کے علماء بھی اس امر پر متفق ہیں کہ انبیاء رام علیہم السلام اعلان نبوت سے پہلے اور اعلان نبوت کے بعد کفر و شرک سے معصوم ہوتے ہیں۔ لیکن سخت تأسف ہے کہ نجدی علماء عصمت انبیاء کے مسئلہ میں فرقہ معتزلہ سے بھی آگے نکل گئے۔ **العیاذ باللہ من ذالک!**

ہجرت کا امتحان:

جب نمرود کے آتشکدہ سے باہر تشریف لائے تو بابل سے ہجرت کرنے کا حکم ملا تو آپ نے اپنی بیوی حضرت سارہ اور اپنے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے ہمراہ حران ہجرت فرمائی، پھر حران سے شام چلے گئے پھر مصر چلے گئے، مصر سے واپس شام آئے اور پھر فلسطین میں اقامت پذیر ہوئے۔

بیٹے اور بیوی کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑنے کا امتحان:

فلسطین میں طویل عرصہ دعاؤں کے بعد 90 سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند (حضرت اسمٰعیل علیہ السلام) عطا فرمائے۔ اس وقت خانہ کعبہ کی دیواریں طوفان نوح کی وجہ سے گر چکی تھیں اور بنیادیں مٹی کے اندر چھپ گئی تھیں۔ اس وقت مکہ مکرمہ کا شہر بھی نہیں تھا۔ یہ جگہ بے آب وادی کی صورت میں تھی (اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام) اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو اس وادی میں چھوڑ کر واپس فلسطین آجاؤ۔

اس امتحان میں بڑی حکمت یہ تھی کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑے ہو کر خانہ کعبہ کی تعمیر نو کریں گے اور مکہ مکرمہ شہر کی بنیاد رکھیں گے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی اور اپنی بیوی و بیٹے کو خانہ کعبہ کے پاس چھوڑ کر واپس

marfat.com

فلسطین چلے گئے اور واپسی کے وقت یہ دعاء فرمائی:

"ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرعے عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوة فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم وارزقهم من الثمرات لعلهم یشکرون." (17)

ترجمہ: "اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں، تیرے رحمت والے گھر کے پاس، اے میرے رب اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں، تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں۔" (ترجمہ کنزالایمان)

جب پانی ختم ہو گیا تو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے پانی کی تلاش کیلئے صفاومروہ دو پہاڑیوں میں سات بار سعی کی تو آب زمزم کا چشمہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدموں کے نیچے سے ظاہر ہوا اور اللہ تعالیٰ کی بندی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے قدموں کے نشانات صفاومروہ کو "شعائر اللہ" کا درجہ حاصل ہوا اور صفاومروہ کے درمیان آپ کی سنت سعی کو حج و عمرہ میں ایک عبادت کا درجہ دے دیا گیا۔(18)

پیارے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا امتحان

جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سعی (چلنے اور کام کاج کرنے) کی عمر کو پہنچے تو خواب میں آپ کو ذبح کرتے دیکھا، چوں کہ پیغمبر کا خواب وحی کی ایک قسم ہے لہٰذا اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے منیٰ لے گئے، بیٹے کو حکم خدا سے آگاہ فرمایا۔ فرماں بردار بیٹے نے حکم خدا ک تعمیل پر مکمل رضا مندی کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ آپ اپ خوبصورت بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا کر ذبح کرنے لگے چھری نے کام نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک مینڈھ ذبح کیلئے نازل فرمایا۔ دیکھئے سورہ صافات آیت: 102 تا 110

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس یادگار قربانی کو بعد میں آنے والی امتوں میں مشروع فرمادیا۔ صحابہ کبار نے پوچھ یارسول اللہ! ان قربانیوں کی حقیقت کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اس میں ہمارے لئے کیا ثواب ہ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی کا ثواب۔" (19)

بڑی عمر میں ختنہ کرنے کا امتحان:

جب آپ کو بڑی عمر میں ختنہ کا حکم دیا گیا تو چوں کہ بالغ کیلئے شرم گاہ کو چھپانا فرض ہے لہٰذا آپ نے کسی سے ختنہ کرانے کی بجائے خود تیشے سے ختنہ کرلیا اور بلا تاخیر تعمیل فرمادی۔

کلمات کے بارے میں اقوال مفسرین:

☆ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کلمات سے کوکب، قمر، شمس، نار، ذبح اسمٰعیل، ہجرت اور ختنہ کے امتحانات مراد لئے ہیں۔

☆ ابن جریر طبری نے اپنی سند سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کلمات سے

حوالہ17 "قرآن مجید" پارہ نمبر 13، سورہ ابراہیم، آیت نمبر 37.

حوالہ18 "قرآن مجید" پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 158.

حوالہ19 "سنن ابن ماجہ" کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیة، حدیث نمبر 3118، صفحہ نمبر 226.

marfat.com

مراد دس خصال و فطرت ہیں (۱) کلی کرنا، (۲) ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرنا، (۳) سر کی مانگ، (۴) مونچھیں کٹانا، (۵) مسواک کرنا، (۶) ختنہ، (۷) زیر ناف بال اکھیڑنا (۸) ناخن کٹوانا، (۹، ۱۰) ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجاء کرنا۔

☆ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں داڑھی بڑھانا اور بغل کے بال نوچنا بھی ہے۔

☆ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ کلمات سے مراد 30 چیزیں ہیں۔ 10 سورۃ برأت کی آیت نمبر 112 میں، 10 سورۃ احزاب کی آیت نمبر 35 میں اور 10 سورۃ مومنون کی آیات نمبر 1 تا 9 میں اور وہ یہ ہیں:

(۱) توبہ، (۲) عبادت، (۳) حمد، (۴) سیاحت، (۵) رکوع، (۶) سجدہ، (۷) اچھی باتوں کا حکم (۸) بری باتوں سے روکنا، (۹) حدود الٰہی کی نگہبانی، (۱۰) ایمان والوں کو خوشخبری سنانا، (۱۱) اسلام (۱۲) ایمان، (۱۳) اطاعت، (۱۴) صبر، (۱۵) عاجزی، (۱۶) صدقہ، (۱۷) روزہ، (۱۸) شرمگاہ کی حفاظت، (۱۹) نظر کی حفاظت، (۲۰) ہر وقت ذکرِ خدا، (۲۱) قیامت کی تصدیق، (۲۲) نماز میں حضور قلبی (۲۳) مستحبات کی پابندی، (۲۴) بیکار باتوں سے پرہیز، (۲۵) زکوٰۃ بخوشی ادا کرنا، (۲۶) بیوی اور لونڈی کے سوا اوروں سے شرمگاہ کی حفاظت کرنا، (۲۷) وعدہ پورا کرنا، (۲۸) امانت ادا کرنا، (۲۹) مذاق اور دل لگی سے پرہیز کرنا، (۳۰) سچی گواہی نہ چھپانا۔

☆ بعض مفسرین نے کہا کلمات سے مراد احکام حج ہیں۔

ان تمام اقوال میں تطبیق یہ ہے کہ کلمات سے مراد وہ تمام اوامر و نواہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی ہیں۔

سخت آزمائشوں کیساتھ لفظ رب کیوں استعمال فرمایا

آیت مذکورہ میں سخت ترین امتحانات اور بلیات کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے صفاتی ناموں میں سے رب کا لفظ استعمال فرمایا۔ جس میں اشارہ ہے کہ بندے پر مصائب و بلیات اور آزمائشوں کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے قہر و غضب نہیں بلکہ رب کریم کی طرف سے بندے کی روحانی پرورش اور اسے کمال تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں کیوں کہ مصائب و بلیات میں صبر کرنے اور امتحانات میں کامیاب ہونے سے بندہ کے گناہ معاف کرکے اس کے درجات و مراتب کو بلند کر دیا جاتا ہے۔

شیخ المشائخ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اہل اللہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"نحن نفرح بالبلاء کما یفرح اھل الدنیا بالنعم"

ترجمہ: "ہم لوگ آزمائش پر اس طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح دنیا دار لوگ نعمتوں کے حصول پر خوش ہوتے ہیں۔"

☆ "قال انی جاعلک للناس اماما."

ترجمہ: "فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔" (ترجمہ کنزالایمان)

امام کا لغوی معنیٰ ہے: جس کی اقتداء کی جائے چاہے وہ حق ہو یا باطل۔

لیکن شرع شریف میں امام وہ ہے جس کی امورِ دین میں اتباع اختیار کی جائے۔ اور اس کا مصداق انبیاء کرام، خلفاء راشدین، قضاۃ اسلام، ائمہ دین (مجتہدین،

marfat.com

مفسرین، محدثین وغیرہ) اور ائمہ مساجد ہیں نیز امام کا اطلاق اس شخص پر بھی ہوتا ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کا امیر ہو۔

امامت میں انبیاء کا درجہ سب سے اونچا ہے اور اس آیت میں امام سے مراد نبی ہے کیوں کہ للناس میں الف ولام استغراق کا ہے جس کا معنیٰ ہے تمام لوگوں کے لئے، اور تمام لوگوں پر اتباع صرف نبی کی ہی فرض ہے۔

نیز فرمایا میرا یہ وعدہ ظالموں کو نہیں پہنچتا۔ اور ان انسانوں میں سے معصوم ہونا صرف نبی کا ہی خاصہ ہے نیز یہ موقع حضرت ابراہیم علیہ السلام پر احسان وامتنان فرمانے کا ہے لہٰذا یہاں امامت کا اعلیٰ درجہ نبوت ہی مراد ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''واذا خذ الله ميثاق النبين.'' (20)

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا۔'' (ترجمہ کنز الایمان)

اس آیت میں جس عہد کا ذکر ہے یہ عہد انبیاء کرام سے عالم ارواح میں لیا گیا تھا جس میں واضح اشارہ ہے کہ انبیاء کرام عالم ارواح میں بھی منصب نبوت پر فائز تھے لیکن آیت مذکورہ میں ہے میں تمہیں لوگوں کا پیشوا یعنی نبی بنانے والا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ آپ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) اس سے پہلے نبی نہیں تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں نبی بنانے سے مراد بعثت نبوت (اظہار واعلان نبوت) ہے لہٰذا معنیٰ یہ ہے کہ میں آپ کو اعلان نبوت اور فرائض نبوت کی ادائیگی پر مامور کرنے والا ہوں۔ جہاں تک نبوت ملنے کا تعلق ہے تو یہ یقینی امر ہے کہ آپ اور دیگر تمام انبیاء کرام کو دنیا میں آنے سے پہلے عالم ارواح وعالم حقائق میں منصب نبوت پر فائز کر دیا گیا تھا

اور اگر یہاں امام سے مراد لغوی معنیٰ کے مطابق پیشوا ہو تو اس کا معنیٰ یہ ہے کہ آپکو بعد میں آنے والی تمام امتوں کا پیشوا بنا رہا ہوں تمام نبی آپکی اولاد سے ہوں گے اور تمام انبیاء اور رسل آپ کی ملت (ملت ابراہیمی) کو اپنے ادیان کی بنیاد بنائیں گے اور جملہ عقائد واعمال اور بالخصوص حج وقربانی اور مکارم اخلاق میں آپ کی اقتداء کرینگے۔

چنانچہ حضور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی حکم دیا گیا:

ترجمہ: ''پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیمی کی پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا۔'' (21)

☆ ''قال ومن ذريتي قال لاينال عهدى الظالمين.''

ترجمہ: عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔''

معلوم ہوا کہ اولاد سے خیر خواہی اور اولاد کے لئے اونچے مراتب کی دعاء کرنا سنت انبیاء ہے۔

الظالمین ظلم سے بنا ہے۔ ظلم کا معنیٰ ہے: کسی چیز کو غیر محل (یعنی نامناسب جگہ) میں رکھنا، کسی کے حق میں کمی بیشی کرنا، راستے سے ہٹ جانا۔

یہاں فسق مراد ہے یعنی فاسق کو منصب نبوت عطا نہیں کیا جائیگا۔

اس سے انبیاء کرام کی عصمت (گناہوں سے پاک ہونے) کا عقیدہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

اور اگر امام سے مراد پیشوائی وسیادت ہے پھر الظالمین سے مراد کفار ہوں گے جس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ کافروں کو مسلمانوں کی پیشوائی کا کوئی حق نہیں۔ اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی کافر کو پیشوا بنائے۔۔۔

حوالہ 20 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 3، سورہ العمران، آیت نمبر 81.

حوالہ 21 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 14، سورہ نحل، آیت نمبر 123.

marfat.com

درس حدیث

اسلام کے تیسرے خلیفہ

امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور سبائی فتنہ

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"عَن ابنِ عُمَرَ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فِتنَۃً فَقَالَ یُقْتَلُ فِیْھَا ھٰذَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَان."

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر کیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ اس فتنہ میں ظلماً قتل کر دیے جائیں گے۔" (1،2)

سبائی فتنہ کی پیش گوئی:

اس حدیث مبارک میں نبی غیب دان ﷺ نے سبائی فتنہ کی پیش گوئی فرمائی ہے۔ جس کے نتیجے میں خلیفہ راشد امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ اور اسلام کو نقصان پہنچانے کیلئے ایک خطرناک مذہب شیعہ پیدا ہوا۔

۱ یہ سبائی فتنہ ایک یہودی عالم عبد اللہ بن سباء کی طرف منسوب ہے۔ ارشادات قرآن کے مطابق یہودی اسلام کے بدترین دشمن اور مزاجاً نہایت سازشی اور فسادی ہیں۔ ان کی شرانگیزیوں کی وجہ سے انہیں مدینہ منورہ سے جلاوطن کیا گیا اور بعد ازاں انہیں خیبر سے بھی نکال دیا گیا۔ اور پھر جزیرۃ العرب سے نکالنے کا پروگرام بنایا گیا۔

انہی حالات میں یہودیوں نے مسلمانوں سے انتقام لینے، ان کی شیرازہ بندی کو منتشر کرنے اور مسلمانوں میں جنگ وجدال کا بازار گرم کرنے کیلئے ایک نہایت خطرناک سازش تیار کی۔ اس سازش کے تحت عبد اللہ بن سباء یہودی منافقانہ طور پر مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ مشہور شیعہ محقق علامہ عبد العزیز کشی اور علامہ نوبختی خود اس بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" حَکیٰ جَمَاعَۃٌ مَنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ عَلی رضی اللّٰہ عنہ انَّ عَبدَاللّٰہِ ابنَ سَبا کَانَ یَھُوْدِیا فَاَسْلَمَ وَ وَالیٰ عَلیاً (علیہ السلام) وَکَانَ یَقُوْلُ وَھُوَ علیٰ یَھُوْدِیَّتِہٖ فِیْ یُوْشَعْ ابن نُوْن وِصیی موسیٰ بِالْغُلُوِ فَقَالَ فِیْ اِسْلامِہٖ بَعْدَ وَفَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فی علیِّ مثلَ ذالک وَکانَ اوَّلَ من اشھرَ بالقولِ بِفرضِ اِمامۃِ علیٍ وَاَظْھَرَ البراۃ من اعدائہٖ وَکَاشَفَ مُخَالفیہ و کفَّرَ ھُمْ وِمن ھنا قَالَ مَن خَالفَ الشِیعۃَ اِنَّ اصل التَشیُّعِ والرِفضِ ما خوذٌ من الیھودیۃ۔"

ترجمہ: "حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے علمبردار شاگردوں کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن سباء دراصل یہودی تھا جو مسلمان بن کر حضرت علی سے

حوالہ 1: "جامع ترمذی" کتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث نمبر 3641.

حوالہ 2: "مسند امام احمد" مسند المکثرین من الصحابہ، باقی السند السابق، حدیث: 5682. ترقیم العلمیہ.

marfat.com

تولی (اظہار محبت) کرنے لگا۔ وہ اپنے یہودیت کے زمانے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی یوشع بن نون کے بارے میں غلو کی باتیں کرتا تھا، چنانچہ اب وفات نبوی کے بعد حضرت علی کے بارے میں بھی ویسا ہی غلو کرنے لگا۔ یہی سب سے پہلا وہ شخص تھا جس نے حضرت علی کی امامت (خلافت بلا فصل) کے عقیدے کے فرض ہونے کا اعلان کیا۔ اور ان کے (بزعم خویش) دشمنوں کی شان میں اظہار تبرا کیا۔ اور اس (عقیدے) کے مخالفین کو بے نقاب کیا اور انہیں کافر قرار دیا۔ یہیں سے مخالفین شیعہ نے کہا کہ بیشک مذہب شیعہ اور رفضیت "یہودیت" سے ماخوذ ہے۔" (4،3)

سبائی سازش

کا خلاصہ یہ ہے کہ عبداللہ بن سباء سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا مگر آپ نے اسے دھتکار دیا۔ یہاں سے نکل کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حلقہ درس میں جا بیٹھا مگر یہاں بھی ساز گار حالات میسر نہ آسکے، پھر عراق چلا گیا وہاں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ بالآخر مرکز اسلام سے دور دراز مصر کا رخ کیا اور مصریوں کو سب سے پہلے یہ ذہن نشین کرایا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا شاگرد خاص اور آل رسول کا محب ہے۔ پھر مسلمانوں میں سے سادہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے لگا۔ اور کہا کہ وفات نبوی کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلافت کے حقدار تھے مگر صحابہ نے ابو بکر کو اور ان کے بعد حضرت عمر کو اور اب حضرت عثمان کو خلیفہ بنادیا ہے۔ لہٰذا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے محبین کو انقلاب برپا کر کے موجودہ خلیفہ سے خلافت چھین کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانا چاہئے۔

چنانچہ اس چالاک دشمن اسلام نے سادہ لوح مصریوں کے دل میں خلفاء ثلثہ اور بالخصوص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نفرت کا بیج بونے کی مہم شروع کر دی۔ یہاں تک کہ خلفاء ثلثہ کو ظالم غاصب اور کافر قرار دینے لگا اور صحابہ کی شان میں تبرے بکنے لگا۔

اس یہودی نے دین سے ناواقف لوگوں کو یہ بھی ذہن نشین کرایا کہ قیامت سے پہلے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آئمہ اہل بیت دنیا میں رجوع کریں گے اور خلافت چھیننے والے خلفاء کو دوبارہ دنیا میں لائیں گے۔ اور تب اہل بیت ان سے ظلم کا بدلہ لیں گے۔

اس پر مستزاد عبداللہ بن سباء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقرر کردہ گورنروں کی کردار کشی کی مہم چلائی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر اقرباء پروری کا الزام لگایا جس کے نتیجے میں کئی مخلص لوگ بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ ۳۵ھ میں باغیوں کی ایک جماعت نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا اور خلیفہ رسول حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ جو کہ چالیس دن تک رہا اور اس دوران آپکے گھر پانی پہنچانے پر بھی پابندی لگادی

اس موقع پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سمیت اکثر جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ان باغیوں کے خلاف کاروائی کرنے کی اجازت مانگی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی سختی کے ساتھ لڑائی سے روک دیا۔

حوالہ 3: "رجال الکشی" صفحہ نمبر 101 مطبوعہ کربلا معلی۔
حوالہ 4: "فرق الشیعۃ" صفحہ نمبر 44-43، مطبوعہ نجف عراق۔

marfat.com

چنانچہ بالآخر ماہ ذوالحج ۳۴ھ میں خلیفہ رسول امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔
اناللہ واناالیہ راجعون!

اس کے بعد مسلمانوں میں شدید اختلافات پیدا ہوئے جس کے نتیجے میں شدید جنگیں ہوئیں اور مسلمان آج تک مجتمع نہیں ہو سکے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد عبداللہ بن سباء اور اس کے اکثر ساتھی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی جماعت میں شامل ہو گئے اور انہوں نے مکر وفریب اور تقیہ کر کے اپنے آپ کو حضرت علی المرتضی کا محبّ ظاہر کیا لیکن حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے بے پناہ مشکلات پیدا کیں۔

بالآخر عبداللہ بن سباء نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدا ہونے کی تبلیغ شروع کر دی جس پر حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن سباء اور اس کے ساتھیوں کو آگ میں جلادیا۔ اور اس طرح اس منافق یہودی کو ٹھکانے لگادیا گیا۔ لیکن افسوس کہ شیعہ مذہب کی کتب معتبرہ میں آج بھی عبداللہ بن سباء کے تمام عقائد موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

حضرت عثمان غنی خلیفہ برحق ہیں:

اس حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مظلوم قرار دیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کے قاتل ظالم تھے اور آپ حق پر تھے۔

جامع ترمذی کی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

"هَذا يَومَئِذٍ عَلى الْهُدىٰ." (5، 6)

ترجمہ: "یہ اس وقت ہدایت پر ہوں گے۔"

اور صحیح بخاری میں ہے کہ
نبی ﷺ جبل احد پر تشریف لائے حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی آپکے ساتھ تھے تو احد پہاڑ تھر تھرانے لگا۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا:

"اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشهیدان." (7، 8)

ترجمہ: "اے احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔"

احادیث مبارکہ میں نبی ﷺ کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مظلوم، ہدایت یافتہ اور شہید قرار دینا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق ہیں۔

جو لوگ آپ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں گمراہ ہیں اور ایسے ہی جن لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امانت ودیانت پر حملہ کئے ہیں جیسا کہ جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلی مودودی نے اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ

حوالہ5: "جامع ترمذی" کتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان رضی الله تعالیٰ عنه، حدیث نمبر 3637.
حوالہ6: "سنن ابن ماجه" مقدمه، فضل عثمان رضی الله تعالیٰ عنه، حدیث نمبر 108.
حوالہ7: "صحیح بخاری" کتاب المناقب، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا، حدیث نمبر 3399.
حوالہ8: "سنن ابوداؤد" کتاب السنة، باب فی الخلفاء، حدیث نمبر 4032. ترقیم الاحادیث ترقیم العلمیه.

marfat.com

عنہ کی سیرت و کردار پر بڑے جارحانہ انداز میں تنقید کی ہے اور آپ کی امانت ودیانت پر حملے کئے ہیں، یہ سب گمراہ کن لوگ ہیں مسلمانوں کو ایسے نام نہاد مفکرین اسلام کی کتابوں اور تنظیموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حدیث مبارک

آخر میں ایک اور حدیث مبارک ملاحظہ فرمائیں جس سے مسئلہ علم غیب، مسئلہ حیات النبی، مسئلہ اختیارات مصطفیٰ، اور نظام کائنات میں تصرف مصطفیٰ ﷺ کا مسئلہ اور اسکے ساتھ ساتھ حضرت عثمان غنی کا بارگاہ نبوی میں مقرب ہونا واضح ہو رہا ہے۔

''مسند الحارث'' میں حارث بن ابواسامہ، ''زوائد ھیثمی'' میں الحافظ نور الدین ھیثمی، ''کنز العمال'' میں العلامہ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین ہندی روایت فرماتے ہیں کہ

عن مهاجر بن حبيب و ابراهيم بن مصقلة قالا: بعث عثمان بن عفان الى عبد الله بن سلام وهو محصور، فدخل عليه فقال له: ارفع رأسک ترى هذه الكوة، فان رسول الله ﷺ اشرف منها الليلة فقال: يا عثمان! أحصروک؟ قلت: نعم، فادلى لى دلوا فشربت منه، فانى اجد برده على كبدى، ثم قال لى: ان شئت دعوت الله فينصرک عليهم، وأن شئت افطرت عندنا! قال عبد الله: فقلت له: ما الذى اخترت؟ قال: الفطر عنده. فانصرف عبد الله الى منزله، فلما ارتفع النهار قال لابنه: اخرج فانظر ما صنع عثمان، فانه لا ينبغى ان يكون هذه الساعة حيا، فانصرف اليه فقال: قد قتل الرجل.''

ترجمہ: ''حضرت مہاجر بن حبیب اور حضرت ابراہیم بن مصقلہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جب (سبائیوں نے) محاصرہ کیا ہوا تھا تو آپ نے حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

اس کھڑکی کی طرف دیکھو! بیشک رسول اللہ ﷺ نے آج رات اس میں سے کمرہ میں دیکھا اور فرمایا: اے عثمان! کیا ان لوگوں نے تمہارا محاصرہ کرر کھا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ تو آپ نے ایک پانی کا ڈول میرے قریب کیا پس میں نے اس میں سے پانی پیا بے شک میں اس کی ٹھنڈک اپنے جگر میں پارہا ہوں۔ پھر مجھے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں کہ وہ تمہاری ان (محاصرہ کرنے والوں پر) پر مدد کرے اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو۔

حضرت عبداللہ نے کہا میں نے ان (حضرت عثمان) کو کہا کہ آپ نے کس کو اختیار فرمایا؟

حضرت عثمان نے فرمایا: آپ ﷺ کے پاس افطار کرنے کو۔ پس حضرت عبداللہ اپنے گھر کی طرف چلے گئے پھر جب دن بلند ہوا اپنے بیٹے کو فرمایا جاؤ دیکھو حضرت عثمان کیساتھ کیا ہوا؟ کیونکہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اب تک زندہ ہوں۔ پس وہ آپکی طرف لوٹے اور کہا: انہیں شہید کر دیا گیا ہے۔'' (10،9)

حوالہ 09 ''مسند الحارث (زوائد الهيثمى)'' جز: 2، صفحہ: 901، ولادت المؤلف 186ھ، وفات: 282ھ، مدينة المنوره۔

حوالہ 10 ''كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال'' كتاب الفضائل، فضائل الصحابه، فضائل ذو النورين عثمان بن عفان رضى الله عنه، صفحه: 38، حديث: 36291، (و 36296، جز: 13)، جلد: 13، المتوفىٰ 975ھ، نشر السنة ملتان۔

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دار الافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

حاضری گنبد خضریٰ قرآن واحادیث کی روشنی میں!

سوال:

بارگاہ مصطفیٰ علیہ میں حاضری کے متعلق قرآن واحادیث سے کیا رہنمائی ملتی ہے۔ ڈاکٹر فخر الاسلام، دبئ

جواب:

قرآن مجید کی روشنی میں!

اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو بارگاہ نبوی میں حاضر ہونے کی تعلیم دی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

☆ "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُ وْكَ."

ترجمہ: "یعنی اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو بارگاہ مصطفیٰ علیہ میں حاضر ہوجائیں۔" (1)

اور یاد رہے بارگاہ مصطفیٰ علیہ میں حاضر ہونے کا یہ حکم آپ علیہ کے وصال کے بعد بھی ویسا ہی مفید ہے جیسا کہ وصال سے قبل تھا۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ارشاد نبوی علیہ ہے:

"حَيَاتِیْ خَيْرٌلَّكُمْ تُحَدِّثُوْنَ عَنَّا وَاُحَدِّثُ لَكُمْ وَوَفَاتِیْ خَيْرٌلَّكُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُكُمْ فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدتُّ اللهَ عَلَيْهِ وَمَارَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اِسْتَغْفَرْتُ اللهَ لَكُمْ."

ترجمہ: "میری ظاہری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے تم مجھ سے (رہنمائی کیلئے) گفتگو کرتے ہو اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے، مجھ پر تمہارے اعمال پیش کئے جائینگے، پس میں اچھے اعمال پر اللہ کی حمد بیان کرونگا اور برے اعمال پر تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرونگا۔" (2، 3)

تو واضح ہو گیا کہ جیسے نبی علیہ کی حیات ظاہرہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کو بخشوایا جاسکتا تھا ایسے ہی بعد از وصال بھی آپ کی دعا سے ہمارے گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور وصال کے بعد بھی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ویسا ہی مفید ہے۔

لہذا قیامت تک جو بھی اپنے گناہوں کی معافی لینا چاہتا ہے وہ بارگاہ نبی میں حاضر ہو جائے اور جب نبی اکرم علیہ اس کیلئے دعا فرمائینگے اسے کامیابی مل جائیگی۔

حوالہ 1: "قرآن مجید" پارہ نمبر 5، سورہ نساء، آیت نمبر 64۔

حوالہ 2: "مجمع الزوائد" باب ما یحصل لامته ﷺ من استغفاره بعد وفاته، جلد نمبر 9، صفحہ: 24، القاہرہ۔

حوالہ 3: "مسند البزار" مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه، جز: 5، صفحہ: 308، حدیث: 1925۔

maktabah.org

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام اور ان کے بعد والے مسلمانوں کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ ہمیشہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے رہے ہیں۔ جبکہ منافقین اس سے روکتے ہیں۔

منافقین کا روکنا قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا:

"واذا قيل لهم تعالوا يستغفرلكم رسول الله لوّوا رؤسهم." (4)

ترجمہ: "اور جب ان (منافقین) سے کہا جائے کہ دربار نبوی میں آؤ! رسول اللہ تمہارے لئے استغفار کریں گے۔ وہ یہ سن کر سر موڑ کے چل دیتے ہیں۔"

تو معلوم ہوا کہ بارگاہ مصطفیٰ میں حاضری سے انکار منافقوں کا وطیرہ ہے اور اور حاضر ہونا مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ اسی لئے اپنے اپنے وقت کے علماء راسخین ہمیشہ حاضری کی خواہش کرتے رہے ہیں اور یہ پکارتے رہے ہیں

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے
محمد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

حدیث رسول کی روشنی میں!

کچھ احادیث نبویہ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ امام طبرانی "معجم کبیر" میں روایت کرتے ہیں:

"قال رسول الله ﷺ من زار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي."

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔" (5)

2۔ امام بیہقی نے "سنن کبریٰ" میں، امام دار قطنی نے "سنن" میں، اور امام طبرانی نے "معجم کبیر" میں روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من حج فزار قبري بعد وفاتي كان كمن زارني في حياتي."

ترجمہ: "جس شخص نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔" (7،6)

3۔ امام احمد بن حسین نے "شعب الایمان" میں، امام علی بن حسین نے "سنن" میں، امام متقی ہندی نے "کنز العمال" میں روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"من زار قبري وجبت له شفاعتي."

ترجمہ: "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔" (9،8)

اسلئے تو امام اہلسنت الشاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبہ کا کعبہ دیکھو

حوالہ 4: "قرآن مجید" پارہ نمبر 28، سورہ منافقین، آیت نمبر 5۔

حوالہ 5: "معجم طبرانی کبیر" للامام الطبرانی، مجاهد عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما۔

حوالہ 6: "سنن البیهقی کبری" کتاب الحج، باب زیارۃ قبر النبی ﷺ، جز نمبر 8، صفحہ: 44، حدیث نمبر 10409۔

حوالہ 7: "سنن دار قطنی" کتاب الحج، باب المواقیت، جز نمبر 2، صفحہ نمبر 287، حدیث نمبر 192۔

حوالہ 8: "شعب الایمان" الخامس والعشرون، باب فضل الحج والعمرہ، جز: 3، صفحہ: 490، حدیث نمبر 4159۔

حوالہ 9: "سنن دار قطنی" کتاب الحج، باب المواقیت، جز نمبر 2، صفحہ نمبر 278، حدیث نمبر 194۔

marfat.com

الحمد للہ! اب مجھے اللہ تعالیٰ کے گھر اور رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضری کیلئے بلاوا آ گیا ہے، انشاء اللہ العزیز حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد جب بھی موقع ملا، حاضری گنبد خضریٰ کے متعلق ایک درجن سے زائد احادیث پیش کرنے کا شرف حاصل کروں گا۔ فالحمد للہ رب العالمین. والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم. وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین.

لہو ولعب کا مفہوم!!!

سوال:

لہو اور لعب کا لفظی مطلب بتائیں، نیز اس سے مراد کیا ہے؟ قاسم علی، سیالکوٹ by email

جواب:

عربی لغت کی معتبر کتاب ''المنجد'' میں ''لعب'' کے درج ذیل لغوی مطالب بیان کئے گئے ہیں:

☆ لذت و تفریح کی خاطر کوئی فعل کرنا۔

☆ ایسا فعل کرنا جس پر کوئی فائدہ مرتب نہ ہو۔

☆ مزاح کرنا۔

☆ کھیل۔ (10)

اور اصطلاح میں بے فائدہ یا ناجائز چیزوں سے خوشی حاصل کرنے کو ''لعب'' کہتے ہیں۔

جبکہ ''لہو'' کے لغوی مطالب یہ ہیں:

☆ غافل کرنے کی چیز۔

☆ شغل۔

☆ بہلاوا۔

☆ کھیل۔ (11)

اور اصطلاحاً بے فائدہ چیزوں میں مشغول ہو کر فائدہ مند چیز سے محرومی ''لہو'' کہلاتی ہے۔

اردو میں ان کا مختصر ترجمہ ''کھیل کود'' ہے، جس کا ظاہر خوش کن ہوتا ہے لیکن حقیقتاً کچھ نہیں۔ اسی طرح ہر وہ چیز جو اللہ کی یاد سے غافل کرے وہ بھی ''لہو ولعب'' ہی کے زمرے میں آتی ہے۔ (12)

ہاں! صحت مند رہنے کیلئے مردوں و عورتوں کیلئے کوئی ایسی ورزش یا کھیل جو شرعی تقاضوں کے مطابق ہو، جائز ہے بلکہ اس کا تذکرہ حدیث پاک میں موجود ہے۔

حج کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

سوال:

میرے کزن نے اپنی خالہ کی وصیت پر، اس کی وفات کے بعد، اس کی طرف سے گذشتہ سال حج تمتع کیا ہے۔

ایک افغانی مولانا صاحب نے کہا ہے کہ یہ حج صحیح نہیں ہوا، کیونکہ حج تمتع صرف ماں باپ یا دادا، دادی یا پھر نانا، نانی کی طرف سے ہی ہوتا ہے باقی کی طرف سے حج قران کرنا ہوتا ہے۔

لہذا آپ فرمائیں کہ کیا یہ حج ہوا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوا تو نئے حج کے پیسے کس نے ادا کرنے ہیں؟

سلطان، سویڈن (یورپ)

حوالہ 10: ''المنجد'' صفحہ نمبر 923، طبع دار الاشاعت کراچی۔

حوالہ 11: ''المنجد'' صفحہ نمبر 937، طبع دار الاشاعت کراچی۔

حوالہ 12: ''کتب التفاسیر'' زیر آیت نمبر 32، سورہ انعام، پارہ نمبر 7۔

maktabah.org

جـــوابـــــــ:

آپ کے کزن نے اپنی خالہ کی طرف سے جو حج کیا تھا وہ درست تھا۔

اور یہ بات کہ ''حج تمتع صرف ماں باپ یا دادا، دادی یا پھر نانا، نانی کی طرف سے ہی ہوتا ہے باقی کی طرف سے نہیں۔'' غلط ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث مبارک روایت کرتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سوال کیا کہ ہم مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور ان کی طرف سے حج کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں، آیا یہ ان کو پہنچتا ہے؟ فرمایا: ہاں! **بیشک ان کو پہنچتا ہے اور** بیشک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔'' (13)

اس درج بالا حدیث مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی بھی مسلمان میت کی طرف سے کوئی مسلمان جو بھی اچھا کام کرتا ہے، چاہے حج تمتع ہو یا حج قران یا کوئی بھی نیکی، وہ اسے ضرور پہنچتی ہے۔

تو جب حدیث مبارک مطلق ہے، اس میں کوئی قید نہیں، تو پھر ہم اسے مقید نہیں کر سکتے۔

لہٰذا خالہ کی طرف سے جو حج، اس کی وصیت پر، اس کے مال میں سے کیا گیا ہے وہ بالکل درست اور صحیح ہے لیکن یاد رکھیں! ہمیشہ وصیت میت کے چھوڑے ہوئے مال (جو میت کے کفن، دفن اور میت اگر مقروض ہو تو اس کا قرضہ اتارنے کے بعد بچے) کے تہائی حصے میں سے پوری کی جاتی ہے۔ اور باقی مال وارثوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (14،15)

اسی طرح اگر اس حج کے اخراجات میت کے تہائی مال میں سے پورے ہو گئے ہیں تو درست ہے۔ ورنہ تہائی مال سے زیادہ جتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں وہ حج کرنے والے نے اپنی طرف سے خرچ کرنے ہیں یا پھر وارث اپنی رضامندی سے وہ پیسے ادا کریں گے۔

بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر وغیرہ کا شرعی حکم

سـوال:

آج کل رقوم کی منتقلی کیلئے بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے۔ ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

منظور احمد، ٹانڈہ گجرات

جـــوابـــــــ:

رقوم کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی کیلئے بینک ڈرافٹ، منی آرڈر اور چیک وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں ثابت ہے کہ وہ مکہ میں تاجروں سے نقد قرض لے لیا کرتے تھے اور کوفہ اور بصرہ میں ادائیگی کا تحریری وثیقہ لکھ دیتے تھے۔ (16،17)

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاکرم۔

وصل اللہ علی النبی الحبیب الکریم الامین وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

حوالہ13: ''بہار شریعت'' جلد نمبر 1، حصہ نمبر 6، باب حج بدل، حدیث نمبر 4۔
حوالہ14: ''مختصر قدوری'' ''کتاب الوصایا، صفحہ نمبر 236، طبع ملتان۔
حوالہ15: ''السراجی فی المیراث'' الحقوق المتعلقة بترکة المیت اربعة، صفحہ نمبر 3، طبع ملتان۔
حوالہ16: ''المبسوط'' جلد نمبر 14، صفحہ نمبر 36 و37۔ حوالہ17: ''فتاویٰ ابن تیمیہ'' جلد: 19، صفحہ: 1-530۔

marfat.com

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا

حضرت صفوان بن مسلم علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ، کیا مؤمن بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا مؤمن بخیل ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا مؤمن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ (تنبیہ الغافلین صفحہ 156)

تبصرہ:

ایمان نیکی اور خیر کا سرچشمہ جبکہ جھوٹ شر اور برائی کا منبع ہے، لہٰذا ان کا اجتماع اجتماع ضدین ہو گا جو ناممکن ہے، اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں چوری، زنا، شراب خوری اور دیگر کئی گناہوں کا عادی ہوں، میں اب اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ یہ گناہ نہیں چھوڑوں گا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہاری یہ شرط ہمیں قبول ہے لیکن تمہیں بھی ایک شرط ماننا ہو گی۔ اسنے عرض کیا وہ کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم وعدہ کرو کہ جھوٹ نہیں بولو گے۔ اس نے یہ وعدہ کیا اور جھوٹ سے سچی توبہ کرلی، پھر جھوٹ چھوڑنے کی برکت سے وہ سارے گناہوں سے تائب ہو گیا

شیطان بھی انسان سے یہی معاملہ کرتا ہے وہ کہتا ہے میں تمہاری ساری شرائط مانتا ہوں تم نماز پڑھو، روزہ رکھو، قرآن پاک کی تلاوت کرو مجھے کوئی اعتراض نہیں بس میرا ایک ہی مطالبہ ہے کہ معاملات میں چھوٹا موٹا جھوٹ بول لیا کرو اس سے کیا قیامت آرہی ہے؟ بندہ شیطان کے بہکاوے میں آکر ایک جھوٹ بولتا ہے یا اپنا جھوٹ چھپانے کیلئے کسی دوسرے کو جھوٹا کہہ کر ایک اور جھوٹ بولتا ہے اور یہ سلسلہ شیطان کی آنت کی طرح دراز سے دراز ہوتا چلا جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ایک جھوٹ چھپانے کے لئے سو جھوٹ بولنا پڑتے ہیں۔ پھر اس جھوٹ کی نحوست سے بندہ شر اور برائی کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے اور شیطان کنارے پہ کھڑا اس کا منہ چڑاتا ہے۔

جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا کی حقیقت

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ سے لوگوں نے پوچھا کہ حدیث ''جس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہو گا'' کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے؟ آپنے فرمایا

marfat.com

کہ یہ اس شخص کیلئے ہے جس نے اس کلمہ کی حد پہچانی اور اس کے حقوق ادا کیے۔ (روح البیان، جلد:7، صفحہ:457)

تبصرہ:

مندرجہ بالا اور اس مضمون کی دیگر احادیث کا صحیح مطلب وہی ہے جو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا ہے، ان احادیث کے مفہوم و مدعا کے حوالے سے اکثر لوگ غلط فہمیوں کا شکار ہیں، ایک گروہ تو سرے سے ان احادیث کو ناقابل اعتبار قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی صرف کلمہ پڑھ کر (عملاً اسلامی زندگی اپنائے بغیر) جنت میں داخل ہو جائے جبکہ دوسرا گروہ انہیں احادیث کو معیار نجات سمجھتا ہے اور انہیں پڑھ کر اسلام کے بنیادی ارکان، ضروریات دین اور فرائض وواجبات کی اہمیت سے غافل ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ جو بھی کلمہ پڑھتا ہے وہ پکا مؤمن ہے اور سیدھا جنت میں جائے گا اگرچہ اس کا عمل مومنوں والا نہ بھی ہو۔ یہ گروہ عوام کو احادیث کا یہ مفہوم بتا کر بے عملی کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے اور ان کے ذہنوں میں ارکان اسلام اور حقوق وفرائض کی اہمیت کم کر رہا ہے۔ مندرجہ بالا دونوں موقف افراط و تفریط پر مبنی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ کلمہ طیبہ اب اسلام کا عنوان (نام) بن چکا ہے، جب کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے کلمہ پڑھ لیا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کی دعوت ایمانی کو قبول کرلیا ہے اور اسلام کو اپنا دین (نظام زندگی) بنالیا ہے۔ جنت کی بشارت اسی مفہوم سے متعلق ہے اور اس مفہوم کو ذہن میں رکھ کر حدیث کا مطالعہ کریں تو ذہن میں کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

اسی طرح وہ لوگ بھی غلط فہمی کا شکار ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ جو بھی کلمہ پڑھتا ہے وہ مومن ہے چاہے وہ ضروریات دین سے کسی ایک یا زیادہ کا منکر اور انبیاء کرام کا گستاخ ہی کیوں نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے، مثلاً قرآن یا قیامت کو نہ مانے، اسلام کے علاوہ کسی اور نظریہ کو اپنا دین بنالے یا انبیاء کا گستاخ ہو وہ شخص کروڑوں دفعہ کلمہ پڑھنے کے باوجود نہ مسلمان ہو گا اور نہ اس بشارت کا مستحق ہو گا۔ علامہ اقبال کہتے ہیں۔

چوں گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلات لا الہ لا اللہ

ترجمہ: جب میں کہتا ہوں کہ مسلمان ہوں تو لرز جاتا ہوں کیونکہ میں لاالہ الااللہ کی مشکلات جانتا ہوں

تصوف کی قیمت

حضرت ابراہیم بن ادہم علیہ الرحمہ نے دو بوڑھے صوفیوں کی باہم بحث و تکرار (تو تو، میں میں) سنی تو ان میں سے ایک سے فرمایا:

تم نے زندگی بھر کا زہد ضائع کر دیا، لگتا ہے یہ زہد تمہیں مفت میں ہاتھ آ گیا تھا اسی لیے تم نے اسکی قدر نہیں کی

درویش نے حضرت ابراہیم بن ادہم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا:

زہد کی کیا قیمت ہے؟ اور کیا تم نے اپنی درویشی کی قیمت ادا کی ہے؟ آپ نے فرمایا:

ہاں اے میرے بھائی! میں نے تصوف کی قیمت

marfat.com

ادا کی ہے، اور وہ بلخ کی سلطنت ہے (جسے چھوڑ کر میں نے زہد اختیار کیا) اور پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ درویشی مجھے مفت میں ملی ہے۔" (طریقۃ الصوفی، صفحہ نمبر 309)

تبصرہ:

مول اگر بک جائے ہستی
جنسِ محبت پھر بھی سستی (ساغر صدیقی)

ھلکی پھلکی دو رکعتیں

بعض اہل علم نے کہا ہے:

"ہلکی پھلکی درمیانے درجے کی دو رکعتیں جو غور و فکر اور اپنے اقوال و افعال کو سمجھتے ہوئے ادا کی جائیں پوری رات کے ایسے قیام سے بہتر ہیں جس میں دل غفلت سے دنیا کی وادیوں میں پھرتا رہے" (ارشاد العباد، صفحہ: 113)

تبصرہ:

حدیث شریف میں ہے کہ "لا صلوۃ الا بحضور القلب" یعنی نماز وہی ہے جو حضوری قلب کے ساتھ ادا کی جائے۔

نماز کی فرضیت کا بنیادی مقصد ہی یہی ہے کہ نہاں خانہ، دل کو محبوب حقیقی کے تصور سے آباد کیا جائے۔ قیام، رکوع، سجود اور قعدہ نماز کی ظاہری علامات ہیں عبادت نہیں ہیں، جو چیز ان حرکات و سکنات کو عبادت بناتی ہے وہ توجہ الی اللہ اور اتباعِ رسول ہے۔ رکوع اور سجود میں ظاہری اعضاء کے ساتھ دل نہ جھکے تو یہ عادت کہلا سکتی ہے، عبادت نہیں۔ کھانا حاضر ہو اور اس کی شدید خواہش بھی ہو، قضائے حاجت کا شدید تقاضا ہو یا کوئی اور ایسی صورت درپیش ہو جس سے دل بٹتا ہے تو شریعت کا حکم یہ ہے کہ پہلے وہ حاجت پوری کی جائے پھر نماز پڑھی جائے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کسی نے اعتراض کیا کہ آپ کہتے ہیں کہ بھوکے کے سامنے کھانا حاضر ہو اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو اسے چاہئے کہ پہلے کھانا کھائے پھر نماز پڑھے، اس کا مطلب ہے کہ تم کھانے کو نماز پر ترجیح دیتے ہو۔

آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اس کا کھانا بھی نماز بن جائے یہ نہ ہو کہ اسکی نماز بھی کھانا بن جائے۔

یعنی اگر کھانا پہلے کھائے گا اور کھانے کے دوران دل نماز کی طرف متوجہ ہو گا تو اس کا کھانا بھی نماز شمار ہو گا لیکن اگر نماز پہلے پڑھے اور توجہ کھانے کی طرف ہو تو نماز بھی نماز شمار نہیں ہو گی۔ نبی کریم ﷺ نے ایسی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کہ جب نیند کے غلبے یا غفلت کی وجہ سے نمازی کو معلوم ہی نہ ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے یا کیا کر رہا ہے؟

اس قول میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ہمیں مقدار کی بجائے معیار یعنی Quantity کی بجائے Quality پر توجہ دینی چاہئے۔ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی بارگاہ میں تعداد نہیں اخلاص کو دیکھا جاتا ہے۔ احادیث میں ایسے واقعات ملتے ہیں کہ کوئی صحابی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حقیر سی چیز صدقہ کیلئے پیش کرتے ہیں اور آپ ﷺ اسے خوشی اور شکریہ کیساتھ قبول فرمالیتے ہیں کیونکہ اسکے پیچھے پاکیزہ جذبات اور پر خلوص نیت کی دولت ہوتی ہے، دوسری طرف کچھ لوگ سونے کی ڈلیاں لے کر آتے ہیں لیکن آپ ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے ارشادات سے پتا چلتا ہے کہ اللہ صورتیں، مال، دولت اور سجدے نہیں دیکھتا وہ تو دل کی نیت دیکھتا ہے۔۔۔

marfat.com

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مولانا غلام مرتضیٰ ساقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعدل الاصحاب، مزین منبر و محراب، ثانی الخلفاء، مراد مصطفی، قدیم الاسلام، کامران مقام، فارق حق و باطل، امام الھدیٰ، امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، پیکر شجاعت، جبل استقامت، عاشق زارِ رسول اکرم، حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں، جنہیں حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ خداوندی سے مانگ کر لیا تھا۔

قدرت نے ازل ہی سے آپ کو بانی اسلام کی تائید و نصرت اور دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے چن رکھا تھا۔ آپ اعلان نبوت کے چھٹے سال 27 برس کی عمر میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

آپ کے اسلام لانے پر صرف اہل زمین ہی نہیں، اہل آسمان نے بھی خوشی کے شادیانے بجائے...... حضرت جبرئیل امین نے اہل آسمان کی طرف سے بارگاہِ رسالت میں مبارکباد پیش کی...... حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام فتح مبین...... آپ کی ہجرت نصرتِ خداوندی...... اور آپ کی خلافت رحمت ایزدی تھی......

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انکا شجرہ نسب 9ویں پشت میں جناب کعب بن لوی پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شجرہ نصب سے مل جاتا ہے۔

آپ کا خاندان سارے عرب میں شرافت و نجابت اور عزت و عظمت کے اعتبار سے اہم اور خاص مقام و مرتبہ کا حامل تھا۔ قبیلہ قریش کی سفارت آپ ہی کے سپرد تھی۔ نزاعی امور میں آپ کا فیصلہ حرف آخر تسلیم کیا جاتا تھا۔ جسمانی وجاہت اور بلند و بالا قامت کی وجہ سے عرب کی ممتاز اور قدآور شخصیتوں میں نمایاں نظر آتے تھے۔ دنیا آپ کی جسمانی طاقت اور منہ زوری کا لوہا مانتی تھی۔ شہسوار میدان خطابت ہونے کے علاوہ شناور بحر فصاحت و بلاغت بھی تھے۔ صرف دورِ جاہلیت ہی میں نہیں، اسلامی تاریخ میں بھی آپ کو زریں باب کی حیثیت حاصل ہے۔

آپ اُن دس صحابہ کرام میں دوسرے نمبر پر ہیں، جنہیں انکی زیست میں ہی ان کے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی بشارت دے دی تھی۔

آپ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپ کا دورِ خلافت دین کی نشر و اشاعت، اسلامی حکومت کی وسعت، عدل و انصاف کی

marfat.com

فراوانی، عوام کی خوشحالی اور اسلامی علوم وفنون کی ترقی وترویج کا دور تھا۔ باطل قوتیں آپ کے نام سے لرزہ براندام تھیں۔ جو دیکھتا وہ آپ کے رعب ودبدبہ اور جلال سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا، حتیٰ کہ آپ کو دیکھ کر شیطان بھی اپنا راستہ بدل لیتا تھا۔

قرآن مجید کی متعدد آیات مبارکہ آپ کی رائے کی تائید میں نازل ہوئیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو خلیفہ منتخب فرمایا۔ 26 ذی الحجہ 23ھ کو مجوسی غلام ابولولو فیروز نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا اور یکم محرم 24ھ کو آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ اور چار دن ہے۔ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا

فاروقی افکار و نظریات

دورِ حاضر تشتت وافتراق کا دور ہے۔ اس دور میں جہاں مالی، معاشی اور معاشرتی مشکلات ومصائب کی کثرت ہے وہاں ذہنی، ایمانی اور اسلامی بحران بھی عروج پر ہے۔ مذہب کے نام پہ عوام الناس کے ایمانوں کے ساتھ ناروا کھیل کھیلا جاتا ہے۔ ہر فرقہ اپنے خود ساختہ عقائد ونظریات اور افکار وتخیلات کو اصل دین باور کرا کے اہلسنت وجماعت کے مبنی بر حقائق عقائد واعمال کو ''حرف غلط'' کی طرح متعارف کرا رہا ہے۔ تاہم اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے افکار واعمال شرک وبدعت کی آمیزش سے قطعاً پاک ہیں۔ عقائد واعمال صحابہ پر کاربند حضرات یقیناً جادۂ حق پر گامزن ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام میں ایک جلیل القدر مقام کے حامل ہیں۔ درج ذیل سطور میں آپ کے چند افکار ونظریات پیش خدمت ہیں، بغور ملاحظہ فرمائیں! اور صراطِ مستقیم کا سراغ لگائیں!

محبت مصطفی جان ایمان

ایک روز بارگاہِ رسالت میں صحابہ کرام حاضر خدمت تھے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے رکھا تھا۔ گویا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت ایزدی کی موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ خصوصی شفقت ومحبت کا اظہار ہو رہا تھا کہ حضرت عمر گویا ہوئے:

''یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّانَفْسِیْ.'' (بخاری)

ترجمہ: ''یارسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔''

تاجدارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ، محبوب دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَاوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَّفْسِکَ.''

ترجمہ: ''نہیں! اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے (تمہارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا) جب تک میں تجھے تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

بقول امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمانے کے ساتھ ساتھ روحانی تصرف فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باطنی تصورات وخیالات کو فی الفور تبدیل فرما کر اپنا عشق اُن کے سینے میں جاگزین کر دیا۔ (مرقات)

marfat.com

دنیاومافیھا کی محبتوں کو دل سے یوں نکال دیا جیسے مکھن سے بال نکالا جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باطن نبوی رنگ میں رنگا گیا تو حضرت عمر پکار اُٹھے:

"فانّه الاٰن والله لانت احبُّ اليّ من نّفسيْ، فقال النبيُّ صلّى اللّٰه تعالىٰ عليه و آله وسلّم الاٰن ياعُمر."

ترجمہ: "قسم بخدا! حضور اب تو آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر! اب ٹھیک ہے۔"

غور فرمایا آپ نے؟ ایمان کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ ساری کائنات، اولاد اور والدین حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت، اُلفت اور مودّت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ کی جائے۔ محبت کے انتہائی مقام شدتِ محبت اور فرطِ مودّت کا دوسرا نام عشق ہے۔ گویا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم سے مطالبہ فرمارہے ہیں کہ اگر کامل ایمان چاہتے ہو تو یہ دولت تمہیں مجھ سے عشق و محبت کرنے کی بدولت ہی نصیب ہوسکتی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی بات پر لبیک کہی۔

لیکن آج کل عشق رسول کو بے ہودہ الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ عشق رسول اپنانے والوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کچھ بھی ہو حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعہ نے روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا کہ

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

گستاخ رسول واجب القتل ہے

دورِ نبوی میں ایک منافق اور یہودی کا کسی امر میں جھگڑا ہو گیا۔ فیصلہ کے لئے ثالث کی ضرورت پڑی تو منافق چاہتا تھا کہ یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف کے پاس جا کر تصفیہ کرالیا جائے۔

یہودی کہنے لگا تو اچھا مسلمان ہے کہ کلمہ اسلام کا پڑھتا ہے اور فیصلہ کعب بن اشرف کا مانتا ہے۔ فیصلہ تیرے نبی (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے کرائیں گے۔ یہودی سمجھتا تھا کہ کعب تو رشوت وغیرہ کے لالچ میں آ کر غلط فیصلہ کر دے گا، لیکن مسلمانوں کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کسی اپنے اور پرائے کا فرق روا نہیں رکھا جاتا۔ وہاں تو جو حق بجانب ہو، اُسکے حق میں فیصلہ صادر کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا چاروناچار منافق کو بارگاہ نبوی جانا پڑا۔

امام المنصفین، سید العالمین، رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فریقین کے بیانات سماعت فرمانے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

باہر آ کر منافق یہودی سے جھگڑنے لگا کہ مجھے یہ فیصلہ قطعاً نامنظور ہے۔ میں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ تسلیم کرونگا۔ یہودی نے ہزار سمجھایا کہ بڑی عدالت کے فیصلہ کو ٹھکرا کر چھوٹی عدالت میں مقدمہ دائر نہیں کرواتے، لیکن منافق نہ مانا۔ حتیٰ کہ دونوں آستانہ فاروقی پر حاضر ہو گئے۔ آنے کا مقصد پیش کیا اور اپنے اپنے موّقف کو واضح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی اپنا فیصلہ سنانے لگے تھے کہ یہودی بول پڑا: عمر! فیصلہ سنانے سے پہلے یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ نزاع کا فیصلہ آپکے

marfat.com

نبی نے میرے حق میں کر دیا ہے، لیکن یہ نہیں مانتا۔
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جونہی یہ الفاظ سنے آپ کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی، فرمایا میرا انتظار کرو میں ابھی آیا۔ گھر میں داخل ہوئے جب واپس آئے تو ہاتھ میں چمکتی ہوئی ننگی تلوار تھی، اس منافق کی گردن پر تلوار چلاتے ہوئے فرمایا:

"ھٰکَذَا اَقْضِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِقَضَآءِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ." (تفسیر خازن- تاریخ الخلفاء)

ترجمہ: ''جو اللہ اور اسکے رسول کے فیصلہ پر راضی نہ ہو میں اُسکا یہی فیصلہ کرتا ہوں۔''

چونکہ اِس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کو ٹھکرا کر آپ کی زبردست توہین کی تھی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی غیرت مند، جانثار اور عاشق زار شخصیت یہ کب گوارا کر سکتی تھی کہ ان کے جیتے جی کوئی اُن کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم اور فیصلہ کو ٹھکراتا پھرے۔ آپ نے اِس منافق کی نمازِ جنازہ، روزہ، عبادت وریاضت اور کلمہ گوئی کا کوئی اعتبار نہ کیا۔ گویا بتلا دیا کہ جو ظالم ہمارے آقا محبوب خدا، تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور ادب واحترام بجا نہیں لاتا اسکی عبادت وریاضت، تقویٰ وطہارت اور زہد ونفاست کا کوئی اعتبار نہیں، وہ واجب القتل ہے۔

ترقی پسند لوگوں کو یہ بات قطعاً اچھی نہیں لگتی کہ کسی کلمہ گو شخص کو گستاخ رسول یا واجب القتل اور مرتد کہا جائے۔ اُن کے زعم میں جو آدمی نماز روزے کا پابند ہو، کلمہ اسلام پڑھتا ہو، وہ لاکھ گستاخیوں کا مرتکب ہو، ضروریات دین کا منکر ہو، نبوت ورسالت کی تنقیص کرتا پھرے، اس سے بصد عزت واکرام پیش آنا چاہئے۔ اس کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرنا چاہئے جس طرح کہ کسی مسلمان سے کیا جاتا ہے، جبکہ یہ بات سراسر غیر اسلامی ہے۔ اگر گستاخ رسول کیلئے کوئی نرمی کا پہلو نکلتا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور نکالتے۔ لیکن آپ نے اِس منافق کی گردن اُڑا کر قیامت تک آنیوالے غیرت مند مسلمانوں کو بتا دیا کہ گستاخ رسول کوئی بھی ہو، بہر حال وہ واجب القتل ہے اور یہی بات قرآن وحدیث کی واضح نصوص سے ثابت ہے۔

ذات کا وسیلہ

دورِ فاروقی میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا، بارش کی سخت ضرورت تھی اور لوگ جاں بلب تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام اور دیگر حضرات کو ساتھ لیا اور بارگاہِ ربوبیت میں دست سوال دراز کیا۔ دعا میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا) کو وسیلہ بنایا اور مالک الملک کی بارگاہ میں عرض کیا:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْنَ." (بخاری)

ترجمہ: ''الٰہی! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے تو تو ہمیں سیراب فرماتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ لے کر آئے ہیں، ہمیں سیراب فرما! حضرت انس فرماتے ہیں کہ اُنہیں سیراب کیا گیا۔''

صرف یہی نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

نے لوگوں کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ویسا ہی سلوک کیا کرتے تھے، جیسا ایک بیٹا اپنے باپ سے کرتا ہے۔ پس اے لوگو! تم بھی حضور کے طریقہ کو اپناتے ہوئے آپ سے ویسا ہی سلوک کرو!

"وَاتَّخِذُوْهُ وَسِیْلَةً اِلَی اللّٰهِ۔" (فتح الباری)

ترجمہ "اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرو!"

دیکھ رہے ہیں آپ! کس قدر محبت تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبوب دوجہاں، تاجدار مرسلاں، مونس انس وجاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ان کے چچا کا وسیلہ پیش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا نبیوں کے علاوہ دوسرے بزرگوں کا وسیلہ پیش کرنا بھی درست ہے۔ جبکہ آج کل اس طریقہ کو بھی شرک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہابی حضرات کے معتبر مصنف محمد یحییٰ گوندلوی اس وسیلہ کو شرک کا بہت بڑا ذریعہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں

"اہل حدیث کسی کی ذات کے وسیلہ کے قائل نہیں ہیں کیونکہ ذات کا وسیلہ اہل ایمان کا شیوہ نہیں، بلکہ یہ یہودیوں کا عقیدہ ہے۔" (عقیدہ اہلحدیث)

معاذ اللہ کیا صحابہ کرام اہل ایمان نہیں؟ انہوں نے تو ذات کا وسیلہ پیش کیا ہے۔ صحابہ کرام نے معاذ اللہ یہودیوں کا عقیدہ اپنایا تھا، یا اسلام کا؟ اور اللہ تعالیٰ ان کے وسیلہ کو قبول فرما کر انہیں سیراب کیوں کرتا رہا؟ کیا خدا بھی شرک اور یہودیوں کے عقیدہ کی تائید کرتا رہا ہے...؟ نعوذ باللہ من ذالک!

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

تبرکات کی اہمیت

ایک روز حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ مصطفوی میں عرض کیا:

"یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی۔"

ترجمہ: "یارسول اللہ! ہم مقام ابراہیم (جس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی) کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں۔"

ابھی یہ بات عرض کی ہی تھی کہ اللہ رب العزت کی طرف سے حکم آ گیا:

"وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی۔"

ترجمہ: "مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔"

چونکہ اس پتھر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک قدموں کے بوسے لیے تھے جس کی بناء پر وہ متبرک ہو گیا تھا، اُس کا مقام عام پتھر سے بلند وبالا تھا اور اُسکا ادب واحترام لازم وضروری تھا۔ انبیاء کرام اور نیک لوگوں سے نسبت وسنگت رکھنے والی اشیاء بھی افضل واعلیٰ ہو جاتی ہیں۔ اُن سے برکت حاصل کرنا فاروقی نظریہ ہے، جسکی تائید اللہ تعالیٰ نے بھی فرما دی ہے۔

باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں!

---

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

حضرت عزیر علیہ السلام اور خدا کی قدرت کے کرشمے

بنی اسرائیل جب خدا کی نافرمانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے تو خدا نے ان پر ایک ظالم بادشاہ بخت نصر کو مسلط کر دیا۔ جس نے بنی اسرائیل کو قتل کیا، گرفتار کیا اور تباہ کیا اور بیت المقدس کو برباد و ویران کر ڈالا۔

حضرت عزیر علیہ السلام ایک دن شہر میں تشریف لائے تو آپ نے شہر کی ویرانی و بربادی کو دیکھا۔ تمام شہر میں پھرے۔ کسی شخص کو وہاں نہ پایا۔ شہر کی تمام عمارتوں کو منہدم دیکھا۔ یہ منظر دیکھ کر آپ نے براہ تعجب فرمایا:

''انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا.''

ترجمہ: ''یعنی اللہ اس شہر کی موت کے بعد اسے پھر کیسے زندہ فرمائے گا؟''

آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے اور آپ کے پاس ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کے رس کا تھا۔ آپ نے اپنے دراز گوش کو ایک درخت سے باندھا۔ اور اس درخت کے نیچے آپ سو گئے جب سو گئے تو خدا نے اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی۔ اور گدھا بھی مر گیا۔ اس واقعہ کے ستر سال بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے۔ اور ان کی تعداد بڑھتی رہی۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو دیکھ نہ سکا۔ جب آپ کی وفات کو سو سال گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ آپ کو زندہ کیا۔ پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تمام جسم مردہ تھا۔ وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا جس وقت آپ سوئے تھے۔ وہ صبح کا وقت تھا۔ اور سو سال کے بعد جب آپ دوبارہ زندہ کئے گئے تو یہ شام کا وقت تھا۔ خدا نے پوچھا:

اے عزیر! تم یہاں کتنے ٹھہرے؟

آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم۔ آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے۔ خدا نے فرمایا بلکہ تم تو سو برس ٹھہرے ہو۔ اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھئے! کہ ویسا ہی ہے۔ اس میں بو تک نہیں آئی اور اپنے گدھے کو بھی ذرا دیکھئے۔ آپ نے دیکھا تو وہ مرا ہوا اور گل چکا تھا۔ اعضاء اس کے بکھرے ہوئے اور ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں۔ آپ کی نگاہ کے سامنے اللہ نے اس گدھے کو بھی زندہ فرمایا۔ پہلے اس کے اجزاء جمع ہوئے اور

marfat.com

اپنے اپنے موقع پر آئے۔ ہڈیوں پر گوشت چڑھا۔ گوشت پر کھال آئی۔ بال نکلے پھر اس میں روح آئی اور آپ کے دیکھتے دیکھتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز نکالنے لگا۔

آپ نے اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر اپنے محلہ میں تشریف لائے۔ آپ کو کوئی پہچانتا نہ تھا۔ اندازے سے آپ اپنے مکان پر پہنچے عمر آپ کی وہی چالیس سال کی تھی۔ ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے اور نابینا ہو گئی تھی۔ وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ عزیر کا مکان ہے اس نے کہا ہاں مگر عزیر کو گم ہوئے سو برس گزر گئے یہ کہہ کر خوب روئی۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا پھر زندہ کیا۔ بڑھیا بولی: عزیر علیہ السلام مستجاب الدعوات تھے۔ جو دعا کرتے قبول ہو جایا کرتی تھی آپ اگر عزیر ہیں تو دعا کیجئے کہ میں بینا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں۔

آپ نے دعا کی تو وہ بینا ہو گئی۔ پھر آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے اٹھ۔ یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں بھی درست ہو گئے اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک عزیر ہی ہیں پھر وہ آپ کو محلے میں لے گئی۔ وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے۔ جو بوڑھے ہو چکے تھے۔ بڑھیا نے مجلس میں پکارا۔ یہ حضرت عزیر تشریف لائے ہیں۔ اہل مجلس نے اس بات کو جھٹلایا۔ اس نے کہا مجھے دیکھو میں آپ کی دعا سے بالکل تندرست اور بینا ہو گئی ہوں۔ لوگ اٹھے اور آپ کے پاس آئے آپ کے فرزند نے کہا: میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا۔ جسم مبارک کھول کر دیکھا گیا تو وہ موجود تھا۔

(قرآن کریم، پارہ:3، رکوع:3، وخزائن العرفان صفحہ:65۔)

سبق: خدا کی نافرمانی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ ظالم حاکم مسلط کر دیئے جاتے ہیں اور ملک برباد و ویران ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑی قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور ایک دن اس نے سب کو دوبارہ زندہ کر کے اپنے حضور بلانا ہے اور حساب لینا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کا جسم موت وارد ہونے کے بعد بھی صحیح سالم رہتا ہے۔ ہاں جو گدھے ہیں وہی مر کر مٹی میں مل جاتے اور مٹی ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابراهیم علیه السلام اور چار پرندے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک روز سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا ہوا دیکھا۔ آپ نے دیکھا کہ سمندر کی مچھلیاں اس کی لاش کو کھا رہی ہیں۔ اور تھوڑی دیر کے بعد پھر پرندے آ کر اس لاش کو کھانے لگے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ جنگل کے کچھ درندے آئے اور وہ بھی اس لاش کو کھانے لگے۔ آپ نے یہ منظر دیکھا۔ تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مردے کس طرح زندہ کئے جائیں گے چنانچہ آپ نے خدا سے عرض کی:

الٰہی! مجھے یقین ہے کہ تو مردوں کو زندہ فرمائے گا اور ان کے اجزاء دریائی جانوروں، پرندوں اور درندوں کے پیٹوں سے جمع فرمائے گا۔ لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ خدا نے فرمایا:

marfat.com

اچھا اے خلیل! تم چار پرندے لے کر انہیں اپنے ساتھ ملالو۔ تاکہ اچھی طرح ان کی شناخت ہو جائے۔ پھر انہیں ذبح کر کے ان کے اجزاء باہم ملا جلا کر ان کا ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو۔ اور پھر ان کو بلاؤ۔ اور دیکھو وہ کس طرح زندہ ہو کر تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آتے ہیں۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مور، کبوتر، مرغ اور کوا۔ یہ چار پرندلیے اور انہیں ذبح کیا۔ اور ان کے پر اکھاڑے اور ان سب کا قیمہ کرکے اور آپس میں ملا جلا کر اس مجموعہ کے کئی حصے کیے اور ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھ دیا۔ اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے۔ اور پھر آپ نے ان سے فرمایا:

چلے آؤ!

آپ کے فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے۔

(قرآن کریم، پارہ 3، رکوع 3، وخزائن العرفان صفحہ 66۔)

سبق: خدا تعالیٰ بڑی قدرت وطاقت کا مالک ہے۔ کوئی ڈوب کر مرجائے اور اسے مچھلیاں کھاجائیں یا جل کر مرے اور راکھ ہو جائے۔ یا کسی کو درندے پرندے اور دریائی جانور تھوڑا تھوڑا کھاجائیں۔ اور اس کے اجزاء منتشر ہو جائیں خدائے برتر وتوانا پھر بھی اسے جمع فرما کر ضرور زندہ فرمائے گا اور بارگاہ ایزدی کی حاضری سے اسے مفر نہیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں۔ ورنہ خدا اپنے خلیل سے یہ نہ فرماتا کہ ان مردہ اور قیمہ شدہ پرندوں کو بلا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بحکم الٰہی ان مردہ پرندوں کو بلایا اور وہ مردہ پرندے آپ کی آواز کو سن کر دوڑ پڑے۔ یہ پرندوں کی سماعت ہے۔ اور جو اللہ والے ہیں۔ ان کی سماعت کا عالم کیا ہو گا۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان پرندوں کو زندہ تو خدا ہی نے کیا لیکن یہ زندگی انہیں ملی ابراہیم علیہ السلام کے بلانے اور ان کے لب ہلنے سے گویا کسی اللہ والے کے لب ہل جائیں تو خدا کام کر دیتا ہے۔ اسی لیے مسلمان اللہ والوں کے پاس جاتے ہیں تاکہ ان کی مبارک اور مستجاب دعاؤں سے اللہ ہمارا کام کر دے!!!

ارشادات امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ بدگو تین آدمیوں کو مجروح کرتا ہے: اول: اپنے آپ کو۔ دوم: جس کی برائی کرتا ہے۔ سوم: جو اس کی برائی سنتا ہے۔
☆ متواضع دنیا اور آخرت سے جو چاہئے گا دی جائے گی۔ ☆ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
☆ جو شخص مصیبت کے وقت اول اپنی تدبیروں اور پھر خلق خدا کی امداد سے عاجز ہو کر خدا کی جانب رجوع کرتا ہے، خدا تعالیٰ بھی اسکی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ ☆ مسلمان کی ذلت اپنے مذہب سے غافل بن جانے سے ہے، بے زر ہونے میں نہیں ہے۔
☆ سخاوت مال کا پھل ہے، علم کا پھل اعمال ہیں، اور خدا کی خوشنودی اخلاص کا پھل ہے۔
☆ حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا، ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔ ☆ خدا کو ہر وقت ساتھ سمجھنا افضل ترین ایمان ہے۔
☆ باوجود نعمت وعافیت موجود ہونے کے زیادہ لبی بھی شکوہ ہے ☆ تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے
☆ حق پر قائم رہنے والے مقدار میں کم ہوتے ہیں، مگر منزلت واقتدار میں زیادہ۔ ☆ نعمت کا بے مناسب جگہ خرچ کرنا ناشکری ہے۔
☆ تعجب ہے اس پر جو حساب کو حق جانتا ہے اور پھر مال جمع کرتا ہے۔ ☆ اپنے خدا کا حق نہیں جانا، جسنے لوگوں کا حق نہیں پہچانا۔

marfat.com

HELL-FIRE

It is a fearful place. Its afflictions and sufferings are unimaginable. Its flames will be the size of huge mountains. Its depth cannot be calculated. It is said that if a stone is thrown into Hell, it will take more than 70 years to reach its bottom. Thirsty sinners will have to drink boiling oil. The people of Hell will be in different degrees of suffering according to their worldly deeds. Only non-believers will remain in Hell forever. The sinners from among the believers will ultimately go to Paradise .

IMAN AND KUFR

Affirmation of basic principles of ISLAM is called Iman.

The basic principles are known by everyone, e.g Oneness of ALLAH, the Prophethood of Prophets, Paradise Hell-fire, etc.

Accepting of Halal as Haram and Haram as Halal is kufr. Insolence towards ALLAH, the Prophets, the Angels, The Holy Qur'an and the Holy Ka'bah is kufr.

Seeking forgiveness for a kafir after his death is kufr. Committing a major sin is not kufr.

To discredit any Sunnah or any other Commandment of Deen is kufr. The denial of the finality of our Prophet ﷺ is kufr.

دوزخ

دوزخ ہولناک جگہ ہے۔ اس کی مشکلات کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس کے شعلے بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر ہوں گے۔ اس کی گہرائی کا اندازہ بھی نا ممکن ہے۔ احادیث میں کہا گیا ہے کہ اگر ایک پتھر اس میں پھینکا جائے تو اسے دوزخ کی تہہ تک پہنچنے میں ستر سال سے زیادہ وقت لگے۔ پیاسے گنہ گاروں کو ابلتا ہوا تیل پلایا جائے گا۔ دوزخ میں لوگوں کے اپنے دنیاوی اعمال کے مطابق مختلف درجات ہوں گے۔ صرف کافر ہی اس میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ مسلمان گنہ گار آخر کار جنت میں آجائیں گے۔

ایمان اور کفر

اسلام کے بنیادی اصولوں کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔

بنیادی اصول وہ ہیں جن کو ہر کوئی جانتا ہے جیسے توحید، نبوت، جنت، دوزخ وغیرہ۔

حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام، فرشتوں، قرآن حکیم اور خانہ کعبہ کی گستاخی کفر ہے۔

کافر کی موت کے بعد اس کے لئے اس کی مغفرت کی دعا کرنا کفر ہے۔ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کفر نہیں ہے۔

کسی بھی سنت یا کسی بھی حکم دین کو ہلکا جاننا کفر ہے۔ ہمارے نبی معظم ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کفر ہے۔

شعبہ خواتین کے رابطہ نمبرز: (صرف خواتین ہی رابطہ کر سکتی ہیں!)
[illegible] صاحبہ، پرنسپل شریعت کالج طالبات، مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت خواتین 053-3522290، 053-3001402

marfat.com

حساب و کتاب

حساب و کتاب مختلف طریقوں سے ہو گا۔ بعض لوگوں کا خفیہ بعض کا بالکل ظاہر۔ کچھ لوگوں کا حساب و کتاب بڑی سختی سے ہو گا۔ کچھ نیک لوگ بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

میزان

یہ خدائی ترازو ہے۔ تمام اچھے اور برے اعمال اس میں تولے جائیں گے۔ یہ ترازو دنیا کے ترازو سے مختلف ہو گا۔ اس کا نیکیوں والا پلڑا اوپر ہو گا۔

پل صراط

پل صراط دوزخ کے اوپر بچھایا گیا ہے۔ یہ بال سے یادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ ہر ایک کو اس کے وپر سے گذرنا ہو گا۔ یہی ایک جنت کا راستہ ہو گا۔ سب سے پہلے ہمارے نبی معظم ﷺ گذریں گے۔

لوگوں کے گذرنے کی مختلف رفتاریں ہوں گی۔ کچھ لوگ اس پر سے دوزخ میں گر جائیں گے۔

جنت

جنت ایمان والوں کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس کی نعمتوں کا حسن اندازہ سے باہر ہے۔ اس کی تمام چیزیں انتہائی خوبصورت ہیں یہ سونے، چاندی، مشک، موتیوں اور قیمتی پتھروں سے بنائی گئی ہے اس میں پانی، دودھ، شہد اور جنتی مشروب کی نہریں ہوں گی ہر طرح کے کھانے اور مشروبات میسر ہوں گے۔ وہاں کسی بھی طرح کی گندگی نہیں ہو گی۔ مختلف لوگ وہاں اپنے دنیاوی اعمال کے مطابق مختلف درجات میں ہوں گے۔ سب سے معزز لوگوں کو جنت میں دیدار الٰہی ہو گا۔

CALCULATION OF DEEDS

This will be in many ways. Some peoples deeds will be counted secretly while others openly. Some of them will be treated very harshly. Some righteous people will enter Paradlse without calculation.

THE SCALE OF JUSTICE

This is a Divine balance. All good and bad deeds will be weighed on it. This Scale will be unlike the scales of this world. Its plateof good deeds will rise upward.

THE BRIDGE OF HELL-FIRE

This has been spread over the Hell-fire. It is finer than a hair and sharper than the edge of a sword. Everyone will have to pass over it. It will be the only way to Paradise.Our Holy Prophet MUHAMMAD ﷺ will cross it first of all.

People will cross it at different speeds. Some people will fall into the Hell-fire.

PARADISE

This is created for the believers. The beauty of its blessings is unimaginable. Everything it contains is extremely beautiful. It is made of gold, silver, musk and precious stones. It has rivers of water, milk, honey and heavenly wine. All kinds of foods and drinks will be available. There will not be any type of uncleanliness. People will have different grades according to their worldly deeds. The most respectable people of Paradise will have Divine sight of ALLAH, The Almighty.

حشر

اللہ تعالیٰ جب چاہے گا۔ سیدنا اسرافیل اور صور کو دوبارہ پیدا فرمادے گا۔ وہ دوبارہ صور پھونکیں گے۔ اِس کے پھونکتے ہی تمام چیزیں موجود ہو جائیں گی۔

یہ دن دنیاوی پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا۔ مگر پرہیز گار لوگوں پر صرف چند لمحوں میں گذر جائے گا۔

شفاعت عظمیٰ

تمام انسان ہمارے نبی معظم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ آپ ﷺ ارشاد فرمائیں گے۔ یہ منصب آج صرف میرا ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنا سرِ اقدس سجدہ میں رکھ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

اے محمد (ﷺ) سر اُٹھایئے۔ آپ جو کہیں گے، سنا جائے گا۔ آپ جو مانگیں گے، دیا جائے گا۔ آپ جس کی شفاعت کریں گے قبول کی جائے گی۔

اس طرح ہمارے نبی معظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ایمان والوں کی رہائی کا پروانہ حاصل کرلیں گے۔

اعمال نامے

قیامت کے روز ہر شخص کو اِس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔ اچھے لوگ اسے دائیں ہاتھ میں تھامیں گے۔ برے لوگ اسے بائیں ہاتھ میں تھامیں گے۔ کافر لوگوں کے سینے پھاڑ کر کمر کی جانب سے اِن کے ہاتھ نکالے جائیں گے۔ اور اِن کے ہاتھ میں ان کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔

RESURRECTION

Almighty ALLAH will revive Hazrat Isra'fil and restore the trumpet, which will be blown again. After its blowing, every one will re-exist.

That day will be equal to 50,000 ears of worldly life. For pious people it will last just a few moments.

THE INTERCESSION

All of the mankind will approach Our Prophet MUHAMMAD ﷺ. He will announce, " Today, this Rank is only for me." He will enter the Court of Allah and will prostrate in sajdah before Him.

ALLAH will say

"O MUHAMMAD, ﷺ Raise your head. Speak, you will be heard. Request, you will be granted. Intercede, your intercession will be accepted." Thus he will obtain the release from Hell-fire for all believers.

THE BOOKS OF DEEDS

On the Day of Judgement, everyone will be given his Book of Deeds. Virtuous people will hold it in their right hands. Sinful people will hold it in their left hands. The chests of unbelievers will be ripped open. Their hands will be taken out from their backs and then they will be handed their records.

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

YAJOOJ AND MAJOOJ

Yajooj and Majooj will appear. They will be in unbelievable large number. They will cause destruction and murder everywhere. Sayyidonaa Isa will pray against them and they will die.

It will rain now. Everywhere will be greenery and an abundance of sustenance.

ANIMAL OF THE EARTH

This will be a very large animal with amazing features. Now Islam and kufr will become distinguished.

The sun will rise from the west and the doors of towbah will be closed.

DEMISE OF ISA

A long period will pass after the demise of Hazrat Isa Just 40 days before Qiyamah, a cool, fragrant breeze will blow, due to which all muslims will expire. Qiyamat will establish only on the kuffaar.

QIYAMAH

No muslims will remain at all. There will be kufr everywhere. Suddenly, Qiyamah will be established.

یاجوج ماجوج

یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہو گی۔ یہ ہر جگہ قتل و غارت کریں گے۔ سیدنا عیسی علیه السلام کی دعا سے یہ ہلاک ہو جائیں گے۔

اب بارش ہو گی۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہو جائے گا۔ رزق کی فراوانی ہو جائے گی۔

دابۃ الارض

یہ حیران کن اعضاء والا جانور بہت بڑا ہو گا۔ اس وقت اسلام اور کفر مکمل طور پر ظاہر ہو جائے گا۔ یہ علامت کبھی بھی نہ بدلے گی۔

جب آفتاب مغرب سے طلوع ہو گا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

وصال عیسیٰ علیہ السلام

سیدنا عیسیٰ کے وصال کو ایک لمبا عرصہ گزر جائے گا۔ ایک ٹھنڈی خوشبودار ہوا چلے گی۔ جس سے تمام مسلمان انتقال کر جائینگے۔ قیامت صرف کفار پر قائم ہو گی۔

قیامت

جب کوئی مسلمان بھی نہ رہے گا۔ ہر طرف کفر ہی کفر ہو گا۔ تو اچانک قیامت قائم ہو جائے گی۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترانہ

عالمی تنظیم اھلسنت

تحریک عالمی ہے، تنظیم اہلسنت
ہر سمت چھا رہی ہے، تنظیم اہلسنت

رکھ کر یقین کامل، ہو جاؤ اس میں شامل
آواز وقت کی ہے، تنظیم اہلسنت

قائد ہیں پیر افضل، تیاری ہے مکمل
منزل کو چل پڑی ہے، تنظیم اہلسنت

چھٹ جائینگے اندھیرے، ہو جائینگے سویرے
جذبوں کی روشنی ہے، تنظیم اہلسنت

جوں جوں رکاوٹوں کا، انبار لگ رہا ہے
توں توں نکھر رہی ہے، تنظیم اہلسنت

شیخین☆ پر فدا ہے، عثمان☆ پر بھی قرباں
گرویدہ علی☆ ہے، تنظیم اہلسنت

فیضانؔ اس کا سارا، منشور منفرد ہے
ملت کی بہتری ہے، تنظیم اہلسنت

☆رضوان اللہ علیہم

پروفیسر فیضان رسول فیضان کے تحریر کردہ اس ترانہ کی ریکارڈنگ انہی کی آواز میں مکمل ہو چکی ہے، کیسٹ اور سی ڈی جلد دستیاب ہو جائیگی۔ انشاءاللہ!

marfat.com

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں (القرآن)

خبرنامہ

گستاخ رسول مولوی منیر شاکر آف خیبر ایجنسی کو گرفتار کر کے c/295 کا نفاذ کیا جائے، بصورت دیگر ملک بھر میں سخت احتجاج ہوگا

دفاع اسلام محاذ کے زیر اہتمام لاہور میں بہت بڑی احتجاجی ریلی سے مقررین کے خطابات، پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری، ڈاکٹر مفتی سرفراز احمد نعیمی، صاحبزادہ سعید یار، میاں محمد حنفی سیفی، انجینئر سلیم اللہ، سید مصطفیٰ اشرف رضوی، مفتی محمد عابد حسین، حکیم جواد الرحمٰن، سید شاہد حسین گردیزی ودیگر کی شرکت

رسول اللہ ﷺ کے گھر وجائے پیدائش کو ختم کر کے فائیو سٹار ہوٹل بنانے کے سعودی فیصلے پر حکومت پاکستان فوری ایکشن لے: پیر محمد افضل قادری

سب مسلمانوں کیلئے افسوس ناک فیصلے کو ختم کرانے کیلئے بھرپور کوشش کرونگا: وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق کا ملاقات میں پیر صاحب کو جواب

عالم اسلام قرآن کریم کے خلاف یہود و نصاریٰ کی سازشوں کا سختی سے محاسبہ کر کے سازشوں کو ناکام بنادے: پیر محمد افضل قادری

سانگلہ ہل میں قرآن مجید کے سینکڑوں نسخوں کو جلانے کے خلاف اجتماعی جمعہ سے امیر عالمی تنظیم اہلسنت کا خطاب

طریقہ نماز کو نصاب تعلیم سے خارج کرنا ایک ادر کفر نواز اقدام ہے، حکومت اس سے باز رہے: پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری

نماز کے طریقہ کو نصاب تعلیم سے خارج کرنا مسلمانوں کو ملحد و بے دین بنانے کی کوشش ہے: صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری

انہوں نے کہا ہے کہ حدود آرڈیننس، قانون ناموس رسالت، جہاد و شہادت اور شرم و حیا اور دیگر اسلامی اقدار کو شدید نقصان پہنچانے کے بعد اسلام کے اہم ترین رکن نماز کے طریقہ کو نصاب سے خارج کرنا دشمنان اسلام کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہو کر پاکستان کی اسلامی اساس کو ختم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تباہ کن زلزلہ کے بعد بھی ہمارے حکمرانوں کے دلوں میں خوف خدا پیدا نہ ہونا اور ان کا اسلام شکن اقدامات سے توبہ نہ کرنا اس امر کا غماز ہے کہ حکمرانوں کا ایمان مردہ ہو چکا ہے، اندریں حالات اگر علماء و مشائخ اور دیگر دینی حلقوں اور عوام المسلمین نے حکومت کو اسلام شکن اقدامات سے نہ روکا تو تاریخ اسلام انہیں معاف نہیں کریگی اور وہ خدا کے قہر و غضب سے بچ نہیں سکیں گے۔

ضیاء الامت پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک 18، 19، 20 محرم الحرام کو بھیرہ شریف ضلع سرگودہا میں منعقد ہوگا

حضرت پیر معروف حسین نوشاہی کے صاحبزادے کی وفات پر ادارہ کی جانب سے تعزیت اور مرحوم ولواحقین کیلئے دعا خیر

پیشوائے اہلسنت نے اعلیٰ سرکاری حکام کو گجرات کے ایک معروف چوک میں 35 سال سے قائم مسجد کو گرانے سے روک دیا

جامعہ کے شعبہ جات دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی، ادارہ واقعی دنیا اسلام کی عظیم دینی درسگاہ ہے

ادارہ کے سربراہ پیر محمد افضل قادری اور صاحبزادہ محمد شان علی قادری و احباب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں: چوہدری وجاہت حسین

اہلسنت و جماعت (بریلوی) کی درسگاہیں صوفیاء اسلام کی خانقاہوں کی طرز پر پر امن انداز میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کا کام کر رہی ہیں جبکہ دوسرے مکاتب فکر کے کئی مدارس ایجنسیوں نے فرقہ وارانہ فسادات اور دہشت گردی کیلئے استعمال کئے ہیں: پیر صاحب کی چوہدری وجاہت حسین ایم این اے کو بریفنگ

سکولوں کالجوں میں رقص پر پابندی لگائی، اور آغا خانی فاؤنڈیشن سے الحاق و نصاب تعلیم میں غیر اسلامی تبدیلی سے انکار کیا

ایسے فیصلے جناب پیر افضل قادری صاحب کی مشاورت سے کرتا ہوں، جامعہ قادریہ عالمیہ جہاں سینکڑوں طلبہ وطالبات کیلئے فری انتظامات ہیں اس جیسے مدارس سب سے بڑی این جی اوز ہیں، صوبائی وزیر تعلیم میاں عمران مسعود نے نیک آباد میں صاحبزادہ محمد علی کیلئے فاتحہ خوانی کی، اور خیالات کا اظہار کیا

عالمی تنظیم اہلسنت ضلع لاہور زلزلہ زدگان کی امداد میں پیش پیش، عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی رہنما سید مصطفیٰ اشرف رضوی، نگران نشر و اشاعت سید شاہد حسین گردیزی، ضلعی رہنما، پیر سید عزیر شاہ، اور دیگر قربانی کا گوشت اور جانور زلزلہ زدگان کو پہنچا ئینگے

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri

Registerd CPL 127

Monthly Awaz-e-Ahlesunnat

Gujrat Pakistan

ahlesunnat.info e-mail: monthly@ahlesunnat.info ph.(0092-53)3521401-2 Fax.3511855

باسم القادر

شاہ است حسین بادشاہ است حسین دین است حسین دین پناہ است حسین سرداد نہ داد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسین علیہ السلام

خانقاہ قادریہ عالمیہ اسلمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں

سالانہ

شہادت کربلا کانفرنس

ودوسرا سالانہ

عرس مبارک

قطب الاولیاء، استاذ الاساتذہ، آفتاب طریقت وشریعت

حضرت خواجہ

پیر محمد اسلم قادری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وقدس سرہ العزیز

10 محرم الحرام یوم عاشورہ صبح 9 بجے تا نماز ظہر

زیر صدارت

پیر محمد افضل قادری مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ اسلمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

تلامذہ، مریدین، وعقیدتمندان قافلہ درقافلہ شرکت فرمائیں

اور تلاوت قرآن مجید اور دیگر اذکار کے تحائف برائے ایصال ثواب ساتھ لائیں۔ خواتین بچے ساتھ نہ لائیں

ختم قرآن شریف: وقت وتاریخ وصال کے مطابق 25 ذوالحج 1426ھ بمطابق/ 26 جنوری 2006ء بروز جمعرات 10 بجے دن خانقاہ شریف میں اجتماعی قرآن خوانی ہوگی اور 11 بجے حضرت سجادہ نشین مدظلہ تربیتی خطاب فرمائینگے جسکے بعد چادر پوشی ودعا ہوگی۔ قریب کے مریدین وتلامذہ ختم شریف میں شریک ہوکر فیوض وبرکات حاصل فرمائیں۔

الداعی الی الخیر:

صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری، ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

0333-8403748 0300-9622887 Web site: www.ahlesunnat.info
Ph: 053-3521401-2 Fax: 3511855 E-mail: Qadri@ahlesunnat.info

marfat.com